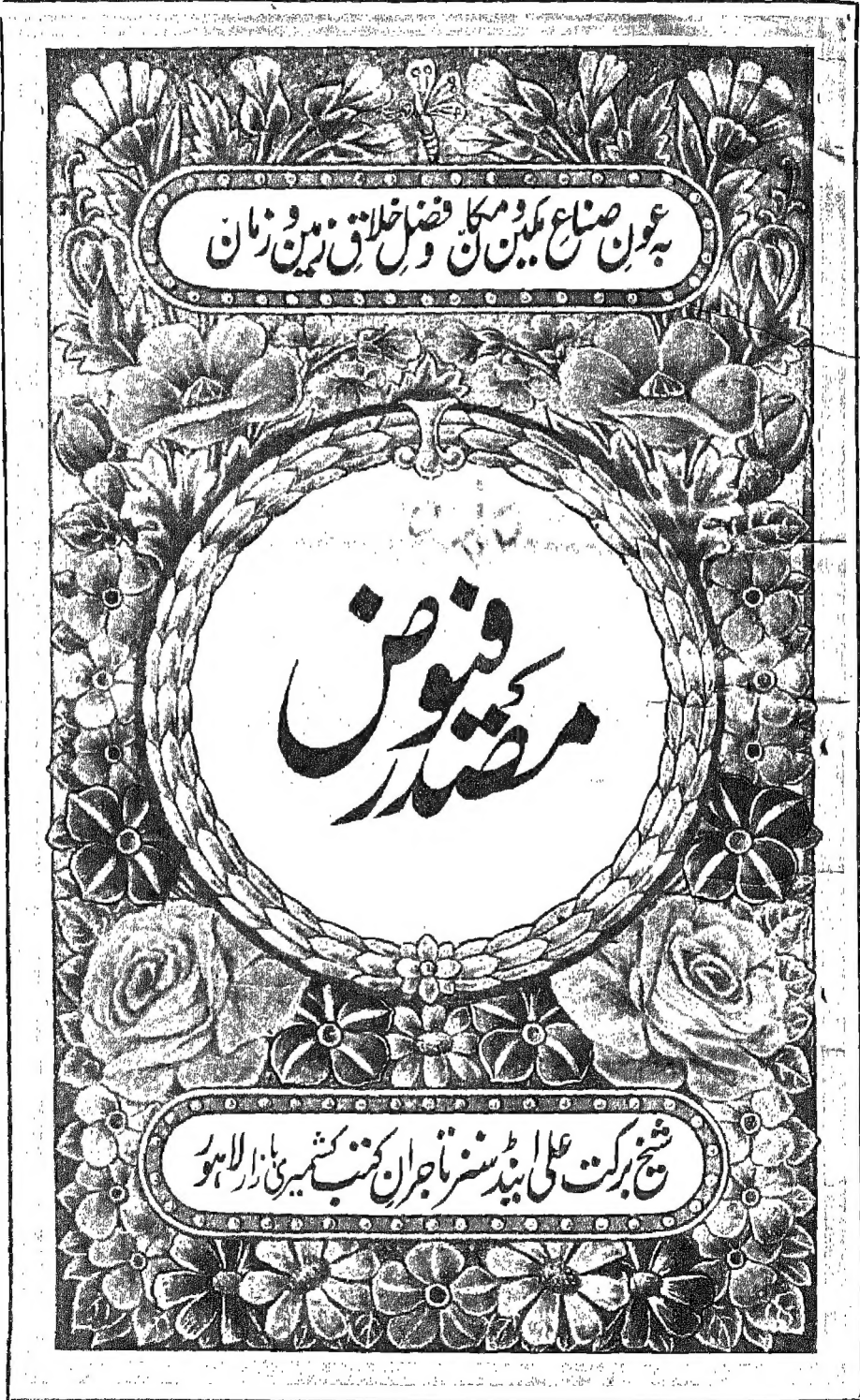


M.A. LIBRARY, A.M.U.



U35042

ماہنامہ کتاب



Price

Rs 0-6-0

مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ

دیس ایام زہرت الیتام فرخندہ فرجام امنی نسخہ

مصدق
۱۹۳۴

شیخ برکت علی اینڈ سنتر تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

نہ پنے علمی پرنٹنگ پریس لاہور دیس باہتمام میان و این پرنٹریا

سنگ برکت علی اینڈ سنتر تاجران کتب کشمیری بازار لاہور دیس باہتمام میان و این پرنٹریا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

CHP

کروں پہلے اسم خدا اور دجاں
پڑھوں پھر میں دوسے درود رسول
کروں بعد اس کے بہندی زبان
کہ ہندی زبانوں کو ہر فائدہ
جو اس کو پڑھے اُس سے ہے التجا

کئے فعل اور حرف جنے عیاں
کہ ہوا آل و اصحاب کا بھی شمول
کئی قاعدے فارسی کے بیان
گئے ہاتھ یہ فرس کا ماہرہ
کہے نیک شایق کے حق میں ہا

بعد حمد اور صلوات کے یہ نالائق تذیر الدین حسن شایق تڑپشی ہاشمی ابن شاہ غلام
محی الدین اویسی التماس رکشتا ہے کہ یہ رسالہ نام اس کا مصدر فیوض ہے اور تاویخ
اس کے تصنیف کی اس نام سے حاصل ہوتی ہے۔ واسطے فارسی سیکھنے والوں کے شہر بریلی
میں بیچ رفاقت اور ملازمت امیر عالی مقام مہروار والا اعشام سخن سنج معنی شناس
کرم گستر فیض اساس نواب عالیجناب احمد یار خاں بہادر خلع نواب ذوالفقار الدولہ -
محمد ذوالفقار خاں بہادر دلاور جنگ کے جمع کیا گیا۔ لازم ہے کہ ہندی اس کو خوب یاد کریں لہذا
مشکلات فارسی کی اُن پر آسان ہوں۔ الہی یہ رسالہ مقبول ہو اور پڑھنے والوں کو علم حاصل ہو
یہ رسالہ مثل ہوا اور ایک مقدمے اور تین باب اور خاتمہ کے واللہ الشعان وعلیہ الشکاک +

مقدمہ و بیان اصطلاحات قواعد کہ دانتن آن ضرورت

کرت پیش اور زبر اور زیر کہتے ہیں
محرک حرف کہ پیش یا زیر یا زبر کہتے ہیں
ضمیمہ ضمیمہ رفع پیش کہتے ہیں
فحسہ فتح و صلب زبر کہتے ہیں

<p>جیسے اربع درجہ کمال م وہ۔ فوقانی۔ وہ حرف کہ اوپر نقطہ رکھا ہو۔ تحتانی۔ وہ حرف کہ نیچے نقطہ رکھا ہو۔ بازاری وہ حرف جو زبان عربی میں آتے ہیں عجمی وہ حرف جو زبان عربی میں نہیں آتے اور زبان فارسی سے خصوصیت رکھتے ہیں جیسے پ چ ٹ گ اور ان حرفوں کو فارسی بھی کہتے ہیں موحّدہ وہ حرف کہ ایک نقطہ رکھا ہے جیسے ب نشاۃ۔ وہ حرف کہ دو نقطہ رکھا ہے جیسے ت مشدّدہ وہ حرف کہ تین نقطہ رکھا ہے جیسے ث واو معروف۔ وہ واو کہ با قبل اسکے ضمہ ہو۔ اور خوب ظاہر پڑھا جائے جیسے واو نور کا واو مجهول۔ وہ واو کہ با قبل اسکے کسر ہوا خوب ظاہر نہ پڑھا جائے جیسے واو کور کا۔ یای معروف۔ وہ یہ کہ جس کے قبل کسر ہو۔ اور خوب ظاہر پڑھی جائے جیسے یای کی یای مجهول۔ وہ یہ کہ جس کے قبل کسر ہو اور خوب ظاہر نہ پڑھی جائے جیسے یای کے اور تہ میں حذف۔ دور کہ ناکسی لفظ کا محذوف وہ حرف کہ دور کیا گیا ہو۔ ملفوظ۔ وہ حرف کہ پڑھنے میں آوے۔ غیر ملفوظ۔ وہ حرف کہ پڑھنے میں نہ آوے۔ واو محذوف وہ واو ہے کہ لکھنے میں آوے۔</p>	<p>کسرہ۔ کسر۔ جر۔ زیر کو کہتے ہیں مضموم مرفوع۔ وہ حرف کہ پیش لکھا ہو مشفوع منصوب۔ وہ حرف کہ زیر لکھا ہو مکسور مجرور۔ وہ حرف کہ زیر لکھا ہو۔ سکون۔ جزم کو کہتے ہیں۔ ساکن اور زوہ۔ وہ حرف کہ جزم رکھا ہو الف محذوف وہ۔ وہ الف کہ دوسرا الف کے ساتھ ل کے پڑھا جائے جیسے الف آمد میں الف مقصورہ وہ الف کہ دوسرا الف کے ساتھ نہ لے۔ جیسے اگر میں۔ تشدید۔ بلا کے پڑھا ایک جنس کے دو حرفوں کو جیسے حقی میں دو قاف پڑھے جاتے ہیں۔ مشدّد۔ وہ حرف کہ جس پر تشدید ہو۔ جیسے فرج کی ہے۔ اور حقا کا قاف۔ ما قبل ایک حرف سے دوسرا حرف کہ داہنی طرف ہو جیسے رب میں ر ما قبل ب کی ما بعد ایک حرف سے دوسرا حرف کہ بائیں طرف ہو جیسے آب میں ب ما بعد الف کے ہے۔ معقوف وہ حرف ہو کہ وہ اس کا قبل متحرک ہو جیسے دل زر کی اور سین نے دوست کا متعجم اور ملفوظ وہ حرف کہ نقطہ رکھا ہو جیسے ب ت ث ج ح خ ذ ز ح ن ق ن ی۔ محذوف اور غیر ملفوظ وہ حرف کہ نقطہ نہ رکھا ہو</p>
--	---

اور پڑھے میں نہ آئے، جیسے خود اور خویش ہیں
ہاں متغنی وہ ہے کہ واسطے اظہار حرکت کے آخر
کلمے میں لکھتے ہیں جیسے آخر پرواہ نہ کی۔
متشابه وہ حرف کہ آپس میں ایک ضرورت کے
ہوں جیسے ب ت ث
مخفف وہ لفظ کہ جس میں کوئی حرف کم کیا جائے
جیسے بد مخفف بود کا۔

صغیر لفظ کہ کہتے ہیں۔
مشتق کلمہ کہ پہلے سے بنایا گیا ہو جیسے
مشتق ہے آمدن سے۔

مخاطب وہ شخص ہے کہ جس سے بات کی جاوے
مراد وہ لفظ کہ محض ایک کلمہ سے
نکرہ وہ لفظ کہ غیر معین ہو جیسے مرد اور زن
ہر مرد کو مرد اور زن کو زن کہہ سکتے ہیں۔

معرفہ وہ لفظ ہے کہ کہنا اس کا ایک ذات پر
درست ہو اور دوسری ذات پر نہ ہو جیسے
جس کا نام ہے۔ اسی کی ذات پر یہ لفظ بولنا
درست ہے، غیر کی ذات پر نہیں
مقتدر وہ لفظ ہے کہ عبارت میں ہو اور معنی
اسکے کہ جاویں جیسے ابتدا میکنم مقتدر ہے۔

ع بنام جہاندار جاں آفرین کے اوپر
اشباع ورازد کرنا حرکت کا ہے اس طرح کہ
ضمیہ کی ورازی سے واد و فتح کی ورازی سے
الفاظ اور کسرے کی ورازی سے یا تکی تھانی پیدا ہو جیسے
افنا و افاد، اچار و اچار، آتش و آتش
تسخیم و در کرنا حمد کا ہے کلمے کے آخر سے جیسے
مان و مرغم، مان کا اور مرغم ہے گوڑن کا۔
مرغم کے معنی زخمیم کیا گیا۔

باب اول در ذکر الفاظ مفردہ کہ بیان تصرف فیال و معمولات فیال و راس

فصل تقریب کلمہ کہ ایک لفظ ہے ماننے کہ باب سے لکھی متعلق ہے بہ اسم اور فعل اور حرف اسم
اسم وہ ہے کہ اس کے معنی میں زمانہ پایا جائے اور اس پر معنی در اور بر اور برائے کے آسکیں جو کہ معنی بڑج
بر کے معنی اوپر برائے کے معنی واسطے جیسے باغ اور تخت اور گل اور بہار و باغ و تخت برائے گل فعل فوہ ہے
حکے معنی میں زمانہ پایا جائے اور زمانہ نہیں گذرنا اور موجود اور آئینہ گذرے ہوئے زمانہ کو کہانی
کہتے ہیں اور موجود کو حال اور آئینہ کو مستقبل فعل ماضی پر و رد پالائے زمانہ گذشتہ میں
فعل حال میں پر و رد پالتا ہے وہ زمانہ حال میں مستقبل خواہد پر و رد پائے گا وہ زمانہ
آئینہ میں حرف وہ ہے کہ بغیر کلمے کے ملائے اس سے معنی حال نہیں جیسے ازاد و تارقم اور نجاتا آجاتا

گیا میں یہاں سے وراثت کا ترجمہ اور تاکا ترجمہ تک۔ یاد رکھو کہ اسم دوم قسم کا ایک تو جامد کہ جس
 اور کوئی کلمہ نہ بچے جیسے گل اور غنچہ دوسرے مصدر کہ اس سے اور کلمے نکلتے ہیں۔ فارسی میں مصدر کے آخر
 فعل ہوتا ہے۔ بعدت کے یاد کے جیسے کشتن اور پروردن اور ہندی میں آخر مصدر کے نا آتا ہے جیسے
 پروردن کا ترجمہ پالنا اور کشتن کا ترجمہ مار ڈالنا اور پتنے فعل نہیں۔ کیا مانی کیا مضارع کیا حال کیا
 مستقبل کیا امر کیا اپنی سب مصدر سے نکلتے ہیں برضارع وہ فعل ہے کہ حال کے مستقبل کے معنی
 کو شامل ہو جیسے کندھے۔ وہ زمانہ حال میں اور زمانہ مستقبل میں جب مصدر سب فعلوں کی اصل ظہر
 تو واسطے پہلے مصدر کا لکھنا ضروری ہوا ہر ایک مصدر کیسا تھا اس کا مضارع بھی لکھا جائے گا۔

فصل مصادر کثیر الاستعمال کے بیان میں

(۱)			مصادر اس کا کسی سے نہیں لکھا		
آفتن	کھینچنا	آفتد آفتد	آفریدن	پیدا کرنا	آفرید
آرزیدن	بکنا برابر ہونا	آرزو	آفرودن	آفرائیدن زیادہ کرنا	آفراید
آرمیدن	آرام پانا	آرم	آفشن	بچھانا	آفسر
آروغیدن	وٹکار لینا	آروغ	آفتانیدن	جھاڑنا چھڑکنا	آفتاند
آزاییدن	ستانا	آزارو	آفشردن	پنچوڑنا	آفشرد
آزردن	آزردہ کرنا	آزرد	آنگندن	پھینکنا ڈالنا	آنگ
آزمودن	آزمانا	آزماید	آگندن	بھرننا	آگند
آسودن آساییدن	آرام پانا	آساید	آلودن آلاشیدن	آلودہ ہونا آلود کرنا	آلایید
آشفتن آشفتن آشوبیدن	فریضہ ہونا ہلنا	آشوب	آماسیدن	سوجنا	آماس
آشامیدن	پینا	آشام	آمدن	آنا	آید
آٹازیدن آٹشتن	ملا کر لوندھنا	آٹازو	آمرزیدن	بخشنا	آمرزو
آفتادن آفتادن	گنا پڑنا اتفاق پڑنا	آفتاد	آمودن آساییدن	بھڑنا سنوارنا	آماید
آفراختن آفراختن	بلند کرنا	آفرازو	آموشدن	سیکھنا سیکھانا	آموزد
آفروزدن آفروزیدن	روشن کرنا	آفروزو	آمیندن آمیزیدن	بلنا ملانا	آمیزو
			آبازدن آبازشتن	پاشنا	آبازو

پردون	پانا	پرورد
پسندیدن	پسند کرنا	پسندو
پنداشتن	جاننا بوجھنا	پنہ ارد
پندیدن	نصیحت کرنا	پندو
پوشیدن	ڈھانچا پھینکا	پوشد
پیچیدن	پھیلا پھیلانا	پیچید
پیراستن	سفارنا	پیراید
پرمودن	نانا پنا	پرماید
پرکرتن پریندن	مٹا ملا نا چڑھا	پریندو
پختن	بسن پیچیدن	پیزو
پوشیدن	دورنا	لوید
ت		
تابیدن تافتن	پھیرنا چکانا بننا مر ڈھنا	تا باد
تاشتق تازیدن	دور ما دور آنا	تا زو
تپیدن	ترپنا	تپد
تراشیدن	چھیننا	تراشد
ترابیدن تراوین	رسنا	تراود
ترسیدن	ڈرنا	ترسد
ترقیدن	بھٹنا	ترق
ترنجیدن	کنجنا کھا کرنا	ترنجد
سمیدن	سکھنا	نزو
تفتیدن	تپنا	تفتد
تھندن	تھننا	تند

خزیدن	کهن	خود	وریدن	پهاژنا	ورو
خستن	زخمی کرنا زنی پونا	خست	وزویدی	چرانا	وزودو
ناستن غلستین	آهنا	خیزو	وریدن	پھوکننا جھنا پھنا گھنا	ود
خپیدن	سونا	خپید	دوٹن وزویدن	سینا	دووزو
خستن خوابیدن	سونا	خوابد	دوشیدن	دوہنا	دوشد
خلیدن	چھنا	خلد	وویدن	دوڑنا	دود
خموشدین	چپ رہنا	خموشد	ویدن	دیکھنا	بیند
خمیدن	جھکنا	خم	وریدن	پھاژنا	ورو
خندیدن	ہنسنا	خندو			
خواستن	چاہنا	خواہد	راندن	ہانکنا چلانا	رانند
خواندن	پڑھنا بلانا	خواند	راہودن	لے جھاننا	راہا پد
خوردن	کھانا	خورو	رزیدن	رنگ کرنا	رزدو
خوشیدن	سوکھنا	خوشد	رستن روئیدن	جھنا	روید
خپسیدن	بھینا	خپسید	رستن روہیدن	چھوٹنا	رہد
خیدن	خم دینا	خید	رستن رستن رسیدن	کاتنا	رہید
و			رسیدن	پہنچنا	رشد
واہل	دینا	وہ	رفتن	بتانا چلنا	روہ
واشتن	رکھنا	وارو	رفتن روہیدن رفتن	جھاڑو دینا	روہد
وانستن	جاننا	واند	رمیدن	جھاننا	رہد
ورخشدین	چھکنا	ورخشد	رنجیدن	آزروہ ہونا	رنجند
ورائیدن	آور کرنا	ورآید	رنیدین	رنہہ کرنا	رندو
دروون درید	کھیت کاتنا	دروو	رنجتن رنیدین	گرنا پھنا	ریزو
ورفشدین	کاتپنا	ورفشد	ریدن	ہکنا	رہد ریند
			ریندن	ہکنا	رہید

ز			س		
زاون زائیدن	زنا	زاید	ساختن	مواقت کرنا	سازو
زاریدن	رونا	زارو	ساییدن سون	گهنا	ساید
زون	مارنا	زند	سپردن	سونپنا	سپرو
زوون زواییدن	کهرچنا	زواید	سپردن	پامال کرنا راه چلنا	سپرو
زوبیدن	رسانا بچ پیدایهونا	زوبد	ستردن	موندنا چھیلنا	سترد
زوبیدن	زیب دینا	زوبد	ستودن ستاییدن	تعریف کرنا	ستاید
زیتن	جینا	زید	ستادن ستیدن	لینا	ستد
مو			س		
ژاژیدن	بیموده بکنا	ژاژو	ستیزیدن	لرنا	ستیزو
ژویدن	بکھرنا	ژولد	سجیدن	چرن عکی بتی بڑھانا	سجد
س			سزائیدن سزودن	گانا	سزاید
سازیدن	مواقت کرنا	سازو	سرشتن	گوندھنا	سریشد
ساییدن سون	گهنا	ساید			
سپردن	سونپنا	سپرو			
سپردن	پامال کرنا راه چلنا	سپرو			
ستردن	موندنا چھیلنا	سترد			
ستودن ستاییدن	تعریف کرنا	ستاید			
ستادن ستیدن	لینا	ستد			
ستیزیدن	لرنا	ستیزو			
سجیدن	چرن عکی بتی بڑھانا	سجد			
سزائیدن سزودن	گانا	سزاید			
سرشتن	گوندھنا	سریشد			

شنودن شنیدن شفتن سناسنگنا شنود	فلجیدن فلجودن کپاس اوتنا فلجید فلجاید
شوریدن شور کرنا شور شد	فهمیدن سبجنا فهما پید
شیفتن فریخته هینا شیوشید	ک تازی
ط	
طلبیدن مانگنا بلانا طلبید	کاشتن کاشیدن گشتا کا پد
ع	
غریدن غریودن شور کرنا غریود	کاشتن کاشیدن بونا کارود
غلطیدن رطهکنا غلطید	کاشتن کاشیدن کھودنا کاود
غنودن آوگفتنا غنود	کاشتن کاشیدن کرنا کند
غیریدن غریودن گشتون چلنا غریو	کشادن کشودن کھون کشاید
ف	
فازیدن جمحائی لینا فازو	کشتن مارڈالنا کشاید
فرسودن فرساییدن گھسنا پڑانا هونا فرساید	کشیدن کینچنا کشد
فرشادون بهیجنا فرشد	کشیدن کفتن بهشنا کشف
فراختن فراشتن بلند کرنا فرازو	کوشیدن کوشش کرنا کوشد
فرمودن فرمانا فرما پید	کندن کھودنا کند
فروختن بیچنا روشن کرنا فروخد	کندیدن کھودنا کند
فروشیدن بیچنا فروشد	کوفتن کوبیدن کوشنا کوبد
فروادادن آوژنا فرواداید	ک فاری
فروماندن عاجز ربتنا فروماند	گذاختن گزایدن کلنا پکنا کلانا کپکنا گذارد
افسردن بجھنا بجھانا فسرو	گذاشتن چھوژنا گذارد
فشادون پنچوژنا فشارو	گذراییدن گزارنا گزارند
فشردن پوژوژنا فشرو	گذشتن گذرنا گذرو
	گراییدن میل کرنا گراید
	گرفتن لینا قبول کرنا گیرد
	گرویدن مسلمان هینا متفق هینا گروو

ن					
نازیدن	ناز کرنا	ناز	گنجین گزیدن	بهاگنا	گریزد
نابیدن	رونا	نال	گریستن	رونا	گرید
ناویدن	خم هونا	ناود	گرویدن گشتن	پهرنا هونا	گرو
نیشستن نوشتن	لکھنا لپیٹنا	نویسد	گزاردن	اوکنا	گزارو
نگاشتن نگاریدن	بکھنا نقش کرنا	نگارد	گزیدن	کاٹا وٹکاٹا	گرو
نشستن	بپیٹنا	نشین	گزیدن	قبول کرنا	گرو
نگریستن	دیکھنا	نگرد	گسارون	کھانا	گسارو
نگوہیدن	پراکھنا	نگوہد	گسترون گستریدن	بچھانا	گسترو
نمودن	دکھانا کرنا	نماید	گستستن گسلیدن	توڑنا	گسلد
نواختن نوازیدن	نواژنا	نوازد	گفتن	گھنا	گوید
نوشیدن	پینا	نوشد	گماردن گاشتن	تعیین کرنا	گمارو
نهادن	رکھنا	نہد	گنچیدن	سمانا	گنجد
نہفتن	بچھپانا	نہفتد	ل		
نوریدن نوشتن	لپیٹنا	نورد	لرزدن	کاٹینا	لرزد
نیازیدن	عاجزی کرنا	نیازد	لغزیدن	پھسلنا	لغزو
نیوشیدن	سننا	نیوشد	لوکیدن	گھٹھنوں طپا	لوکد
و			لیسیدن	چاٹنا	لیسند
ورزیدن	قبول کرنا	ورزو	م		
وزیدن	ہواکا چلنا	وزد	مالیدن	بلنا	مالد
ہ			ماندن	رہنا مشاہد ہونا	ماند
ہشتن لمبیدن	چھوڑنا	ہلد	مردن	مرنا	میرد
ہاریدن	دیکھنا	ہازد	مکیدن	چوٹنا	مکد
			میغٹن میریدن	موتنا	میزو

ی

یارستن طاقت رکھنا یارد یافتن پانا یا پد

فائدہ کسی لفظ عربی کی بھی مصنف فارسی کا بنایا ہے جیسے طلبیدن اور فہمیدن اور قہمیدن طلبیدن کے معنی مانگنا بلانا فہمیدن کے معنی سمجھنا قہمیدن کے معنی پانچا طلب اور فہم اور قہم تینوں لفظ عربی کے ہیں اس طرح کسی لفظ ہندی کی بھی مصنف فارسی کا بنایا ہے جیسے چلیدن کہ جسے بنایا

فصل مصا وریل الاستعمال کے بیان میں

آغوشیدن واکوشیدن دربر گرفتن	اچیدن - آچدن - آژیدن - آژدن - آژدن
آفندن و آفندیدن جنگ مخصوصت کردن	آشکنج آفادن یعنی چہری پڑنا
افزودیدن - تقاضا کردن و بریختن دور	آپہاریدن - آہمختن - آپہارو - آمیزد
کودن گرد کہ برہارہ لشیند	آراستن - توانستن - آرد - تواند
افآیدن فآیدن افآیدن فآیدن	آرغیدن - ارغدن - یعنی خشم کردن
پاشیدن	ارمندن - آرمیدن - مخففت آرمیدن
آفیدن	اخروشیدن - بمعنی خروشدیدن
تعب کرنا	آژیدیدن - وانا و ہوشیار شدن
افسوس بخاندن	اسپردن - ناچیز و پائال کردن کا ہم سائیدن
آفرندیدن	استہیدن و ستہیدن - جنگ کردن
آراستن و زیبادن	آشوردن - آشوریدن - برہم و ہنرمند آشوریدن
بمعنی افزودن	پاشیدن
محکم بستن	آشوریدن و شکوچیدن لغزیدن از پادشہ
آگندن	آخازیدن - آغا لیدن - برغلاییدن
آگندن بزیادتی	بمعنی آغوا
انفاختن انفاختن	آغندن
انفیدن انفاختن	بمعنی آگندن
یعنی جمع کردن	
بوکردن	
آفریدن و آفرینش و خلقت	

انجیدن	ریزه ریزه کردن
اندخیدن	پناه گرفتن
اندیدن	مسخن بشک کردن
ادواریدن	نالہ دزاری کردن

اوپارون اوباریدن بجاؤده فرومرون
اؤرنیدن اؤرنندن انگندن
اؤرلیدن بوزن و معنی اؤرلیدن
کشین آهنگیدن آهنجیدن
کشین کشتن کشتن معنی کشتن

[illegible]

ساختن و آبادن
خراشیدن
بناختن و سرکار و خانه کردن
بناخته فرو بردن
آنگندن

پی سپردن کلد کوب و پائمال کردن
 پالودن پالائیدن صاف کردن
 پریشیدن پریشیدن پریشان کردن
 پرکندن پریشان کردن
 پر مخیدن عاقی شدن و دور شدن
 پسائیدن آب دادن
 پیبیدن میل کردن

ترنجیدین ترنجیدین
تفیدین تفیدین
تنبیدین تنبیدین
تشد و بکڑی تشد و بکڑی

تتمون
تغیندن

وگزاردن دم و جز آن
نواریدن

بدین

پیشتر
برچسب

سروش شدن	پایه شدن
جنبیدن	پهلو شدن
افزودن	چسبیدن
ترسیدن	ختریدن

<p>رخیدن یغاییده بکفتن فرد بردن رشتن رنگ کردن</p>	<p>چسبیدن چسبیدن چسبیدن نشستن جانور بر عکس یعنی نشستن باز در غیره</p>
<p>رسیدن رختن چهره بر چهره رسیدن افتادن و پیران شدن خاک هم چسبیدن</p>	<p>جستن جنگیدن جنگیدن سخن کردن و جوشیدن و هم کردن</p>
<p>زستن زستن زرد کردن نقش در کار کردن</p>	<p>چو خیدن چو خیدن چو سیدن چو سیدن</p>
ژ فارسی	
<p>ترکیدن از غایت غضب نمود بخود سخن کردن</p>	
س	
<p>سپوختن سپوزیدن چیزی را بچیزی زور ور کردن</p>	<p>خسورون خسورون خشورون درودن و پیراستن رخت</p>
<p>سپیدیدن سپیدیدن سپیدیدن جنگیدن</p>	<p>و پاک کردن فالیخ و زراعت خفا کردن غطسه زدن</p>
<p>سجیدن سخت سرو شدن سخت بر شدن</p>	<p>خفتیدن خفتیدن خفتیدن غلطیدن</p>
<p>سجاییدن سجاییدن سجیدن و نرم افتادن</p>	<p>خفیدن خفیدن خفیدن پسندیدن</p>
<p>سکینیدن تراشیدن و گزیدن آواز بکار کردن</p>	<p>خوشن خوشن خوشن و مالیدن</p>
<p>سکیزیدن سکیزیدن سکیزیدن بر جستن</p>	<p>خسیدن خسیدن خسیدن</p>
<p>سکلیدن سکلیدن سکلیدن گسیختن</p>	
<p>سجیدن سبیا سافتن</p>	
ش	
<p>شاندن شاد کردن و مخفف نشان دادن</p>	<p>واخیدن چشم و کردن و نظر انداختن بچیز واختن و انشتن</p>
<p>شاهیدن بزرگ کردن</p>	<p>در آیدن آواز کردن دوسیدن چیدن واستیدن دیدن</p>

ف

فالتویدن دود شدن و یکو شدن
 فازیدن یعنی خمیازه کردن
 فتاریدن شگافتن و جدا کردن
 فتزیدن تقلیدن شگافتن و جدا کردن
 فخمیدن دانه از پنجه جدا کردن
 فراخیدن موبرتن غماستن
 فراشیدن لرزیدن و موبرتن غماستن
 فرخیدن پنبه زدن از دانه جدا کردن
 فروخیدن پیرستن آگ فرسوده و کهنه شدن
 فرغاریدن ترک کردن چیز و سرشتن
 فروشانیدن بدر کردن و مخفیه فروشانیدن
 فروهیدن گذاشتن و انگشتن
 فروهختن آوب کردن
 فروسجیدن فرونگیدن ادب کردن یا بدین
 و جدا گذاشتن هر چیز
 فروزیدن راست شدن برین و بر جاده مستقیم
 فروولیدن تقاضا کردن و دور کردن
 فزایدن آشوبگری کردن یا بیدار کردن
 فنجیدن کشیدن اعضا پیش تپ یا بر سر پا کردن
 فوسیدن درین و استهزا کردن
 فتودن فریفته شدن و توقف کردن
 وایتادن در گفتار و رفتار و مغرور شدن

شلوفتن آسیب زدن بقوت اینی و حکامارنا
 شچیدن شجاییدن سرو شدن و سرزده شدن
 شخاییدن شخودن زخمی کرنا
 شخمیدن افتادن و خریدن
 شخولیدن صغیر زدن و فریاد کردن
 شخمیدن شخمیدن افتادن و لغزیدن
 شردن ریختن آب پیاله
 ششستن مخفیف ششستن
 شقلیدن شقلیدن صغیر زدن
 شقلیدن لغزیدن و بکسب کردن
 شکوخیدن لغزیدن و بسور آمدن
 شگوفین شگافه شدن و کشته شدن
 شکفتن شککیدن صبر کردن
 شمیدن نمودن رسیدن و حشت کردن و فغان کردن
 شغودن شنیدن معرفت و بلو کردن
 شوخیدن چرکین شدن
 شولیدن شوریدن بجهت زولیدن
 شوبیدن شوبیدن شسته و لیز زدن و هم شدن

ع

غارتیدن غارت کردن
 غالیدن غلبیدن و غلظا بندن
 غراشیدن غرشیدن شک کردن و گلیش شدن
 غرتیدن یعنی غریزند

تقریدن	سخن و استهزا کردن	گوایدن	بالیدن و افزون شدن
ق		ل	
قطره زدن	جلد و تند رفتن	لغزیدن	لغزیدن
ک		لوغیدن	آشامیدن و دوشیدن
کالیدن	درهم و پریشان شدن	لرخیدن	خمیدن
کراچیدن	بانگ کردن مایان قوت بهیضیدن	لیزیدن	آمیختن
کراشیدن	پاره پاره کردن	لاییدن	آواز کردن
کرخیدن	خفتن عضو و عیس شدن	لاییدن	جنبانیدن
کپییدن	سخن دروین کردن	لیسیدن	غاییدن
کراشیدن	پریشان شدن	م	
کرویدن	پیراستن	مانستن	ماند شدن بجزیه
کشفتن	کشودن و گزافه کردن و پرموده و مملو شدن	مچیدن	چسبیدن
کلندیدن	کنیدن	مشتن	سرسختن و خمیر کردن
کنهوریدن	کر کردن	مولیدن	وزنگ کردن
کولیدن	کندن	موییدن	لوح کردن
کیبیدن	یکدوشدن	ن	
ک فارسی		نشانستن	نشان دادن
گالیدن	دور شدن و گزافه رفتن	نگنجیدن	گرفتن عضو باطن و بیرون کردن
گرایستن	معنی گراییدن	نشلیدن	هم بدین معنی هندی چسبیدن
گرایستن	معنی گریختن	نمیدن	میل کردن
گزبیدن	پاره کردن	نوازیدن	ناخاییده بختن و فرو بردن
گلایدن	افشانیدن	نواکیدن	بانگ کردن
گواردن	نود و بهضم شدن	نهاریدن	ناشتائی صبح کردن

بنیدن	اندیشہ کردن	۵
واجیدن	گفتن	۹
واخیدن	پنہ و چشم زدن	کشیدن
واکدن	کشادن	ہوختن ہونیدن
وژولیدن	تقاضا کردن بر گفتن کسی باری کابی	ترشہ شدن حیوانات
دوشتن	چیدن و قص کردن	یازیدن جنبش کردن و زو بعضی آہنگ
وندیدن	چارہ بستن	کدن دکشیدن
دیسیدن	گسترون	پوزیدن جویدن و قص کردن

فائدہ بعضی مصدر کب ہوتا ہے۔ دو کلموں سے جیسے گوش کردن نقش کردن سیر کردن لگا ہوا اشتقاق
داشتن اور مانند لگے اور یاد رکھو کہ ماضی اور مضارع اور امر و نہی بھی ان مرکب مصدروں کے مرکب
ہوتے ہیں جیسے گوش کرد گوش کن گذر گوش کن اسی قیاس پر سمجھو اوروں کو بھی۔

فصل فعلوں کے بنانے اور ان کی گردان کے بیان میں

فعل کے معنی کیا ہیں۔ کنایہی کام کا۔ اور جو کام ہے اسکے کرنا والا بھی ضرور ہوتا ہے اس کام کے کرنے
والے کو فاعل اس فعل کا کہتے ہیں۔ پس فعل کا فاعل ضرور ہوتا ہے جیسے وقت نیچینی گیا زید نے فعل
زید کا فاعل اگر فعل اور فاعل ملکر بات پوری ہو اور فعل فاعل کو مکمل اور کسی پر پہنچے اس فعل کو لازم کہتے ہیں
جیسے نشست یعنی زید بیٹھا۔ زید نشست فعل زید اس کا فاعل فعل بیٹھے کا زید پر تمام ہوا اگر فعل اور فاعل ملے
بات پوری نہ ہو اور فعل فاعل سے تجاوز کر کے اور کسی پر واقع ہو اس فعل کو متعدی کہتے ہیں جیسے فریاد
را یعنی مارا زید نے بکر کو زید فعل متعدی زید اس کا فاعل اور بکر مفعول ہے۔ کہ فعل مارنا زید کے ہاتھ سے
بکر کے بکر پر واقع ہوا اور جس فعل کا فاعل معلوم ہو اس فعل کو معروف کہتے ہیں۔ اور معلوم بھی کہتے ہیں
جیسے کشت زید معروف را یعنی مارا زید نے عرو کو کشت کو فعل معروف کہتے ہیں۔ کہ زید فاعل اس کا بکر
ہے معلوم ہو کہ مارا لٹنے والا زید ہے۔ اور جس فعل کا فاعل معلوم نہ ہو اس فعل کو مجهول کہتے ہیں
جیسے کشتہ شد زید یعنی مارا گیا زید۔ مارا لٹنے والا زید کا معلوم نہیں۔ کہ کس نے مارا لا۔ اس واسطے

کشتہ شد کہ فعل مجہول کہتے ہیں۔ اور زید کو مقول مالم لیم فاعل اس فعل کا کہتے ہیں یعنی ایسا مفعول کہ جسکے فاعل کا نام اور نشان نہیں اور یا دوسرے کہ فعل لازم مجہول نہیں ہوتا اگر فعل معروف کے اوپر یا فعل مجہول کے اوپر نون مفتوح کہ اسکے معنی نہیں ہیں لایں تو اس فعل کو منفی یا نفی کہتے ہیں جیسے تخت زید عمرو اور کشتہ شد زید یعنی نہ مار ڈالا زید نے عمرو کو اور نہ مار ڈالا گیا۔ زید اور جس فعل پر نون کے کہنے نہیں ہیں نہ ہوا اس فعل کو مثبت یا اثبات کہتے ہیں پس اس تقریر سے ثابت ہوا کہ ہر ایک فعل چار طرح پر ہے۔ اثبات معروف جیسے پروردہ پالا اس نے نفی معروف پروردہ پالا اسے۔ اثبات مجہول پروردہ شد پالا گیا وہ نفی مجہول پروردہ شد نہ پالا گیا وہ اسی طرح سے مصدر بھی چار طرح پر ہے جیسے پروردن پالانہ پروردن یہ پالنا پروردہ شدن پالا جانا پروردہ شدن نہ پالا جانا جیسا مصدر ہوگا ویسا ہی فعل اس سے ہوگا۔ اور فعل چوبیس۔ ماضی مضارع حال مستقبل آخر نہی ماضی کئی قسم پر ہے ماضی مطلق ماضی قریب۔ ماضی ابید۔ ماضی استمراری۔ ماضی شکلی۔ ماضی تنہی۔ ماضی مخطوف۔ اب بنا نا ہر ایک بیان کیا جاتا ہے۔ ماضی مطلق بنایا جاتا ہے مصدر جبکہ نون مصدر کے آخر سے اور حرکت نون کے ماقبل کی اور کی ماضی مطلق کا صیغہ بن جاوے گا جیسے پروردن سے پرورد اور پروردن سے پرورد اور پروردہ شدن سے پروردہ شد اور پروردہ شدن سے پروردہ شد بنا۔ اور ماضی مطلق کا ترجمہ ہندی میں مصدر کہندی ترجمہ سے حاصل ہوتا ہے جبکہ لفظ نا مصدر کے آخر سے دور کریں۔ بعد اس کے کہیں کہ آخر کو الف ہے یا واو ساکن سنان دونوں صورتوں میں لفظ یا آخر کو زیادہ کریں جیسے خوردن کا ترجمہ کھانا۔ خود کا ترجمہ کھایا اور بستن کا ترجمہ دھونا شست کا ترجمہ دھویا۔ اگر الف یا واو ساکن یا آخر اسکے نہیں بلکہ کوئی اور حرف ہے تو چاہیے فقط الف آخر کو زیادہ کریں جیسے پروردن کا ترجمہ پالنا۔ اور پرورد کا ترجمہ پالا۔ ہندی میں الف آخر خلاصت ماضی کی ہے مخفی نہ ہے۔ فارسی میں ماضی کے اوپر بے موجد بھی زیادہ کرتے ہیں معنی میں اس بے کو کچھ دخل نہیں اگر ماضی کا پہلا حرف مضوم ہے تو اس بے کو مضوم ٹپا چاہیے جیسے گفت بگفت اگر اول حرف ماضی کا مضوم نہیں مفتوح یا کسور ہے۔ تہ بے کو کسور ٹپا چاہیے جیسے رفت برفت ریختہ ریخت اور اسی طرح سے ماضی مجہول مصدر مجہول سے بناو جیسے پروردہ شدن سے پرورد شد۔ اور پروردہ شدن سے پروردہ شد اور پروردہ شدن کا ترجمہ پالا جانا اور پروردہ شد کا ترجمہ پالا گیا۔ اور پروردہ شدن کا ترجمہ نہ پالا جانا۔ اور پروردہ شد کا ترجمہ نہ پالا گیا۔

اور ہندی میں گیا۔ آخر کلمے کے علامت ماضی مجہول کی ہے۔ ماضی قریب بطرح بنائے ہیں۔ ایک تو کہ ماضی
 مطلق کے آخر فتح دیکھ میں مجہول سا کن اور تائے ثنائۃ فوقانی موقوف زیادہ کریں جیسے پروردہ سے پروردہ
 است دوسرے یہ کہ آخر ماضی مطلق کے فتح یکے تائے محقق زیادہ کریں جیسے پڑندے سے پڑندہ اور ماضی قریب
 کے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہے زیادہ کریں جیسے پروردہ است اور پروردہ بالواسطے
 پروردہ است اور پروردہ نہ پالا ہے۔ اسے پروردہ شدت اور پروردہ شدہ پالا گیا ہے۔ پروردہ شدت
 اور پروردہ شدہ نہ پالا گیا ہے۔ وہ اور ماضی بعید اگر بنایا جاوے۔ تو آخر ماضی مطلق کے فتح یکے تائے محقق اور لفظ بود
 زیادہ کرو۔ اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ تھا لگا دو جیسے پروردہ بود پالا تھا لائے
 پروردہ بود نہ پالا تھا۔ اسے پروردہ شدہ بود پالا گیا تھا اور پروردہ شدہ بود نہ پالا گیا تھا۔ اور ماضی استمراری
 اگر بنایا جاوے تو ماضی مطلق کے اول لفظ می یا لفظ ہی لگا دو اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر
 کا الف یا الفظ یا دور کر کے لفظ تا تھا۔ لگا دو جیسے می پروردہ می پروردہ پالتا تھا۔ وہ بھی پروردہ نہیں پالتا تھا
 وہ پروردہ می شدی پروردہ شدہ پالتا تھا اور پروردہ می شدی پروردہ شدہ نہیں پالتا تھا اور پروردہ می شدی پروردہ
 ہے۔ کہ لفظ می اور ہی مجہول میں سرکہ بھی لانا درست ہے۔ لفظ شد کے اوپر بھی جیسے مثال میں گذار اور استمراری
 کے معنی ہمیشہ کے ہیں۔ ماضی استمراری سے فعل کے معنی کی پہلی زیادہ گذشتہ میں دریافت ہوتی ہے یعنی پالتا
 تھا۔ وہ ہمیشہ زیادہ گذشتہ میں اکبری ماضی استمراری کے آخر یا مجہول بھی زیادہ کرتے ہیں۔ کہتے ہیں می کو
 ماضی شکی۔ وہ ماضی ہے کہ اس سے کئے ہر کام کا شک و ریافت ہوتا ہے۔ وہ ماضی اگر بنایا جاوے تو لفظ ماضی مطلق
 کے فتح یکے تائے محقق اور لفظ باشد زیادہ کرو۔ اور اسکے ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر ہو گا۔
 زیادہ کرو۔ جیسے پروردہ باشد پالا ہو گا اسے پروردہ باشد نہ پالا ہو گا۔ اسے پروردہ باشد پالا گیا ہو گا اور پروردہ
 شدہ باشد نہ پالا گیا ہو گا۔ اور ماضی نمی اگر بنایا جاوے تو ماضی مطلق کے آخر یا مجہول زیادہ کرو۔ اور اسکے
 ترجمے کے واسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر سے الف یا لفظ یا دور کر کے لفظ تا تھا لگا دو جیسے پروردہ نہ پالا
 جیسے پروردی پالتا وہ پروردی نہ پالتا وہ پروردہ شدی پالتا تھا وہ پروردہ شدی نہ پالتا تھا۔ وہ جیسے شستے
 و متواہ آدمی آتا ہو وہ اور پروردہ نہ ہو۔ نفاق کے معنی ہیں آرزو کے اگر یہ ماضی بعد اگر کے معنی کے واقع
 ہو تو معنی آرزو کے ماضی ہوتے ہیں جیسے زید اگر پروردی چہ شدی زید اگر پالتا کیا ہوتا۔ اگر بعد اگر
 کے واقع نہ ہو تو ماضی استمراری کے معنی پائے جاویں گے یہ بات محاورہ میں ظاہر ہے ماضی مطلق و شکی

ماضی مطلق کے آخر فتح دیکھئے ہائے مخفی لگاویں اور بعد کے ایک فعل اور ذکر کریں۔ گویا یہ ہائے مخفی ماضی و عطف کے معنی میں اور عطف کا ترجمہ ہندی میں ہے لفظ اور جیسے پروردہ رفت ترجمہ اس کا پاکے گیا معنی پالا اور گیا۔ اس ماضی کی گردان نہیں۔ سو اس کے اور ماضیوں کی چار چار گردانیں ہیں پہلی گردان اثبات معروف کی وہ سہری نفی معروف کی تیسری اثبات مجہول کی چوتھی نفی مجہول کی ہر ایک گردان میں سو ماضی تہی کی جو چھ صیغے ہوتے ہیں۔ پہلا صیغہ واحد غائب کا علامت واحد غائب کی لفظ میں ظاہر نہیں مگر اس صیغے میں اور پوشیدہ ہے جس کے معنی وہاں سے جیسے رفت گیا وہ پروردہ پالا لائے۔ دوسرا صیغہ جمع غائب کا علامت اس کی لفظ جیسے پروردہ پالا انہوں نے تیسرا صیغہ واحد حاضر کا علامت اس کی ای بیائی معروف جیسے پروردہ پالا لائے۔ چوتھا صیغہ جمع حاضر کا علامت اس کی ایدیلے مجہول جیسے پروردہ پالا تہی۔ پانچواں صیغہ واحد مکمل کا علامت اس کی ام جیسے پروردہ پالا میں نے شکم کہتے ہیں بات کر نیوالے کو چھٹا صیغہ مکمل مع الغیر وہ بات کر نیوالے ہے۔ کہ اس کے ساتھ اولیٰ کوئی شریک ہو۔ علامت اس کی کم بیائے مجہول جیسے پروردہ پالا تہی پوشیدہ ہے۔ کہ یہ کلمے علامتوں کے جس کے معنی سے متصل ہوتے ہیں۔ الف ان کے اول سے دور کیا جاتا ہے۔ جیسے مذکور ہوا۔ اور اگر صیغے کے آخر ہائے مخفی ہو تو وہ الف خاف نہیں کہتے جیسے پروردہ پروردہ اند پروردہ پروردہ اید پروردہ پروردہ ایم مخفی ہے۔ کہ رسم خط فارسی کا یہ ہے۔ کہ جس کلمے کے آخر ہائے مخفی ہو اور اسی علامت داخل ہوا کی اس کے ساتھ لگاویں۔ لفظ لے لکھتے نہیں ایک ہنر ہائے مخفی پر لکھ اسی طریقہ میں جیسے گذر اور ماضی تہی کی گردان میں تین صیغے ہیں۔ واحد غائب کا جمع غائب کا واحد مکمل کا فعل مستقبل بھی ماضی مطلق سے بنتا ہے۔ جب لفظ خواہد ماضی مطلق کے اوپر لاؤ گے فعل مستقبل بن جائیگا۔ اور ترجمہ بھی اس کا ماضی مطلق کے ترجمے سے بنتا ہے۔ جبکہ اس کے آخر سے الف کو یا کو مجہول بن سکے گا۔ بکاف فارسی زیادہ کہ ترجمہ مستقبل کا ہو جائے گا جیسے پروردہ کا ترجمہ تھا پالا خواہد پروردہ کا ترجمہ ہوا پالا گا۔ پوشیدہ ہے کہ مستقبل میں صیغہ ماضی مطلق کا سلم رہتا ہے۔ اور کلمے علامتوں کے خواہد کی مال و دور کے آخر کو لکھتے ہیں جیسے خواہد پروردہ خواہد پروردہ خواہی پروردہ خواہید پروردہ خواہم پروردہ خواہم پروردہ۔ ترجمہ ان صیغوں کا گردانوں کی جدول سے معلوم ہوگا۔ اور ہندی کے یاد کر لینے واسطے یہ مقدمات نظم میں لکھتے جاتے ہیں۔ وہ اگلے صفحہ پر ہیں۔

منظوم

فارسی اور ہندی اورتازی میں یار
فارسی مصدر کا یہ جانو نشان
مصدر ہندی کا سن لے یہ پست
فارسی مصدر سے پہلے تو بنا
آخر مصدر سے نون کو تو اٹھا
ماضی مطلق کا جب کر یا یا مصب
آخر اسکے ست لائے حبیب
بود آخر کو بڑھا ماضی بعید
ماضی استمراری ابدے تو بنا
یائے مجهول اسکے آخر کو لگا
خواہد اس پر لا کے مستقبل بنا
مصدر ہندی سے بھی افعال سب
ماضی مطلق کو اول تو بنا
گرا الف یا واؤ آخر ہو تو یا
ماضی مطلق سے باقی فعل سب
بے لگا آخر کو از بہر قریب
ماضی تنکی پہ تو ہوگا بڑھا
آخر مطلق بڑھا تھا سو گٹ
مضیفہ ماضی تہنی یوں بنا

جڑے سب فعلوں کی مصدر آشکار
آخر اسکے تن ہے یاد ن میری جان
آخر اس کے ہے مقرر لفظ نا
ماضی مطلق میں دیتا ہوں تبا
نون کے ماقبل کی حرکت مٹا
پھر اسی سے تو بنا افعال سب
یا فقط ہے تاکہ ہو ماضی قریب
شکی ہو جاتی ہے باشع سے پید
می کو اس پر یا ہی اس پر تو لا
مضیفہ ماضی تہنی کو بنا
اس کو ثابت رکھ تو خواہد کو پھرا
بنے ہیں اب سیکھ تو مجھے صوب
آخر مصدر سے نام کو تو اڑا
ورنہ آخر کو الف اس کے لگا
بنے ہیں ہندی میں بھی اے لعل
تھا لگا بہر بعیدے با نصیب
ماضی استمراری اب تو یوں بنا
لفظ تا تھا اس کے آخر کو لگا
تھا کو استمراری میں سے تو بنا

بہر مستقبل الف سے لے بنا
لیک مجھوں اس کے آخر کا بگا

نام اگر روان	واحد فائز	جمع فائز	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مکمل	مکمل مع الیه
اثبات نقلی ماضی قریب مجہول	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ
ترجمہ	یا لایا ہے وہ	یا لایا ہے وہ	یا لایا ہے تو	یا لایا ہے تو	یا لایا ہو گئی	یا لایا ہو گئی
نقلی نقلی ماضی قریب مجہول	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ	یک درودہ شدہ
ترجمہ	یا لایا ہے وہ	یا لایا ہے وہ	یا لایا ہے تو	یا لایا ہے تو	یا لایا ہو گئی	یا لایا ہو گئی
اثبات نقلی ماضی بعید معلوم	یک درودہ بود	یک درودہ بود	یک درودہ بودی	یک درودہ بودی	یک درودہ بود	یک درودہ بود
ترجمہ	یا لایا تھا اس نے	یا لایا تھا انہوں نے	یا لایا تھا تیرے	یا لایا تھا تمہارے	یا لایا تھا میں نے	یا لایا تھا ہم نے
نقلی نقلی ماضی بعید معلوم	یک درودہ بود	یک درودہ بود	یک درودہ بودی	یک درودہ بودی	یک درودہ بود	یک درودہ بود
ترجمہ	یا لایا تھا اس نے	یا لایا تھا انہوں نے	یا لایا تھا تیرے	یا لایا تھا تمہارے	یا لایا تھا میں نے	یا لایا تھا ہم نے
اثبات نقلی ماضی بعید مجہول	یک درودہ بود	یک درودہ بود	یک درودہ بودی	یک درودہ بودی	یک درودہ بود	یک درودہ بود
ترجمہ	یا لایا تھا وہ	یا لایا تھا وہ	یا لایا تھا تو	یا لایا تھا تو	یا لایا تھا میں	یا لایا تھا میں
نقلی نقلی ماضی بعید مجہول	یک درودہ بود	یک درودہ بود	یک درودہ بودی	یک درودہ بودی	یک درودہ بود	یک درودہ بود
ترجمہ	یا لایا تھا وہ	یا لایا تھا وہ	یا لایا تھا تو	یا لایا تھا تو	یا لایا تھا میں	یا لایا تھا میں

نام گروان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مکمل	مکمل مع الیغیر
اثبات فعل مضارع استمراری معروف	پہ درود ہے پہ درود ہے پہ درود	پہ درودند ہے پہ درودند ہے پہ درودند	پہ درودی ہے پہ درودی ہے پہ درودی	پہ دروید ہے پہ دروید ہے پہ دروید	پہ درودم ہے پہ درودم ہے پہ درودم	پہ درودیم ہے پہ درودیم ہے پہ درودیم
نہی فعل مضارع استمراری معروف	پہ درود نہے پہ درود نہے پہ درود	پہ درودند نہے پہ درودند نہے پہ درودند	پہ درودی نہے پہ درودی نہے پہ درودی	پہ دروید نہے پہ دروید نہے پہ دروید	پہ درودم نہے پہ درودم نہے پہ درودم	پہ درودیم نہے پہ درودیم نہے پہ درودیم
ترجمہ						
اثبات فعل مضارع استمراری مجہول	پہ درود ہے پہ درود ہے پہ درود	پہ درودند ہے پہ درودند ہے پہ درودند	پہ درودی ہے پہ درودی ہے پہ درودی	پہ دروید ہے پہ دروید ہے پہ دروید	پہ درودم ہے پہ درودم ہے پہ درودم	پہ درودیم ہے پہ درودیم ہے پہ درودیم
ترجمہ						
نہی فعل مضارع استمراری مجہول	پہ درود نہے پہ درود نہے پہ درود	پہ درودند نہے پہ درودند نہے پہ درودند	پہ درودی نہے پہ درودی نہے پہ درودی	پہ دروید نہے پہ دروید نہے پہ دروید	پہ درودم نہے پہ درودم نہے پہ درودم	پہ درودیم نہے پہ درودیم نہے پہ درودیم
ترجمہ						
اثبات فعل مضارع محلی معروف	پہ درود ہے پہ درود ہے پہ درود	پہ درودند ہے پہ درودند ہے پہ درودند	پہ درودی ہے پہ درودی ہے پہ درودی	پہ دروید ہے پہ دروید ہے پہ دروید	پہ درودم ہے پہ درودم ہے پہ درودم	پہ درودیم ہے پہ درودیم ہے پہ درودیم
ترجمہ						

مفتوح کریں۔ لکھے علامت کے اور مقام فتح کا اور کسرے کا اس جدول سے دریافت کرو جدولی یہ ہے۔

علامت واحد فاعل	علامت جمع فاعل	علامت واحد حاضر	علامت جمع حاضر	علامت واحد متکلم	علامت جمع متکلم
حروف علامت	د	ند	می	ید	مر
کہ آخر مضارع	دال مہملہ	نون ساکن	یائی تختانی	یائی مہملہ	میم
آرند	ساکن	یوہاں مہملہ	معروف	دال مہملہ مہملہ	ساکن
حرکت ماقبل	فتحہ	فتحہ	کسرہ	کسرہ	فتحہ
حرف علامت					
مثال ہر ایک	پرورد	پردرد	پردری	پردرید	پردرم
					پردریم

جب مضارع بناتے ہیں تب ماضی مطلق کے آخر کے ماقبل کا حرف ان کیلئے حرفوں میں سے ایک ہوتا ہے۔ کہتے ہیں۔ وہ حرف حرف اس ترکیب میں شرم بخن می اور وہ حرف مضارع میں ایک اور حرف سے بھی بدل ہوتا ہے۔ اور کبھی موحرفوں سے بدل ہوتا ہے۔ اور کبھی اس کے بعد ایک اور حرف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے چید سے چنید۔ اور کبھی اس حرف کو مسلم رکھتے ہیں۔ اس بدل کرنے کا اور ایک حرف زائد کرنے کا اور مسلم رکھنے کا قاعدہ کلیہ نہیں۔ اسی سبب سے مضارع بنانا ابتدائی کو دشوار ہے۔ واسطے آسانی کے ہر ایک مصدر کے ساتھ مضارع اس کا بھی لکھا ہے۔ اور ان حرفوں کے بدل ہونے کی مثالیں اس جدول سے دریافت کرو۔ جدول صفحہ نمبر ۲۸

روشنی	روشنی	روشنی	روشنی	روشنی	روشنی	روشنی	روشنی
زیمجه	زیمجه	زیمجه	زیمجه	زیمجه	زیمجه	زیمجه	زیمجه
سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ
شین مہلہ	شین مہلہ	شین مہلہ	شین مہلہ	شین مہلہ	شین مہلہ	شین مہلہ	شین مہلہ
رملہ	رملہ	رملہ	رملہ	رملہ	رملہ	رملہ	رملہ
سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ	سین مہلہ
ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل	ل
ب موحہ	ب موحہ	ب موحہ	ب موحہ	ب موحہ	ب موحہ	ب موحہ	ب موحہ
واؤ	واؤ	واؤ	واؤ	واؤ	واؤ	واؤ	واؤ
گفت	گفت	گفت	گفت	گفت	گفت	گفت	گفت
فرمود	فرمود	فرمود	فرمود	فرمود	فرمود	فرمود	فرمود
کشو	کشو	کشو	کشو	کشو	کشو	کشو	کشو

جو ماضی دو حرفی ہو اسکے مضارع میں ایک حرف زیادہ کرتے ہیں۔ جیسے زدکا مضارع زندہ ہے
 اور زدکا مضارع شہد یا شہد اصل میں شہد ہواؤ معروف تھا مضارع اصل کی نہ پایا شہد ہوا اسی قیاس پر

پر درود شد۔ ماضی مجہول تھا۔ مضارع مجہول ہوا۔ پر درود شود اور مضارع کا ترجمہ بھی ماضی کے ترجمے سے
 حاصل ہوتا ہے۔ جبکہ ماضی کے ترجمے کے آخر سے دو رک کے پائے مجہول لگادیں ترجمہ مضارع کا ہو جائیگا
 جیسے پر درود ماضی کا ترجمہ پالا۔ پر درود مضارع کا ترجمہ پالے پر درود شد۔ ماضی مجہول کا ترجمہ پالا گیا۔ پر درود
 شود مضارع کا ترجمہ پالا جاوے۔ پوشیدہ نہ ہے۔ کہ فارسی میں دل ساکن آخر میں اور ماقبل
 اس کا مفتوح اور ہندی میں پائے مجہول آخر میں علامت مضارع کی ہے جس طرح سے پائے
 مودہ زاید ماضی پر آتی ہے۔ اسی طرح اور اسی حرکتوں سے مضارع پر بھی آتی ہے جیسے پر درود بچید
 و بگوید فعل حال بنایا ہوا۔ فعل مضارع کے اوپر بی یا بی زیادہ کرو۔ اور مجہول میں لفظ بیشود کے اوپر
 لاؤ۔ جیسے می پر درود فعل حال حروف ہے۔ اور پر درود می شود فعل حال مجہول اور ترجمہ فعل حال کا
 مضارع کے ترجمے سے بنتا ہے۔ کہ آخر سے پائے مجہول دو رک کے لفظ ہے زیادہ کریں۔ اور فارسی میں
 لفظ می یا می مضارع کے اوپر اور ہندی میں تاتے۔ آخر میں علامت حال کی ہے۔ امر حاضر مضارع
 حاضر سے اور ترجمہ امر حاضر کا مضارع حاضر کے ترجمے سے بنتا ہے۔ جبکہ مضارع حاضر سے اور اس کے
 ترجمے سے آخر کا حرف ادا اس کے ماقبل کی حرکت دو رک گئے۔ امر حاضر اور ترجمہ امر حاضر کا بنائیگا
 جیسے پر درود می اور پر درود می سے پر در اور پر در اور ترجمہ اس کا پالے تو اسے پال تو معروف اسی طرح
 زنی اور پئی اور گئی اور گئی سے گو بگو اور کسی لفظ اور بر اور می بھی حاضر کے اوپر لاتے ہیں کہتے
 ہیں۔ در ساز بر آگن میکن لکن اس در اور بر آدمی کو معنی میں کچھ دخل نہیں۔ آگن اور بر آگن
 کے معنی ایک ہیں۔ امر حاضر مجہول پر درود شد کہ بنتا ہے۔ پر درود شوی مضارع مجہول سے ترجمہ
 اس کا ہے پالا جا تو نہی حاضر بنانا چاہو تو امر حاضر کے اوپر می مفتوح نہی کا لگا دو۔ اور نہی حاضر
 مجہول میں لفظ شد کے اوپر جیسے می پر در اور پر در درود شد کہ اصل میں پر در و اور پر درود شد
 تھا۔ اور ان کے ترجمے کے واسطے امر کے ترجمے کے اوپر نون مفتوح لگا دینا چاہیے۔ کہ پال
 سے نہ پال اور پالا جانے سے نہ پالا جا ہو۔ امر غائب بعینہ اثبات فعل مضارع ہے
 اور نہی غائب بعینہ نفی فعل مضارع ہے۔ کیا معروف کیا مجہول بعضے غائب اور نہی
 غائب کے اوپر ایک لفظ ان لفظوں سے لاتے ہیں۔ وہ لفظ یہ ہیں۔ گو کہ باید کہ گو کہ نہا نہا نہا نہا
 نوٹ ارزاں کتابیں مکتبہ کاتبہ شیخ برکت علی ایڈیٹر تاجران کتب کشمیری بازار لاہور

جداول گردانہائے فعل مضارع و فاعل امر و نئی	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد مضارع	جمع مضارع	واحد مضارع	جمع مضارع
نام گردان	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
اثبات فعل مضارع معرود	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
ترجمہ	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
نفي فعل مضارع معرود	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
ترجمہ	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
اثبات فعل مضارع معرود	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
ترجمہ	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
نفي فعل مضارع معرود	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده
ترجمہ	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده	پایس ده

نام گردان	واحد غائب	جمع غائب	واحد حاضر	جمع حاضر	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
اثبات فعل حال معروف	آئی پرورد آئی پرورد	آئی پروردند آئی پروردند	آئی پروردی آئی پروردی	آئی پروردید آئی پروردید	آئی پرورم آئی پرورم	آئی پروریم آئی پروریم
ترجمہ	پا تا ہے وہ	پاتے ہیں وہ	پا تا ہے تو	پاتے ہو تم	پا تا کو نہیں	پاتے ہیں ہم
تغنی فعل حال معروف	آئی پرورد	آئی پروردند	آئی پروردی	آئی پروردید	آئی پرورم	آئی پروریم
ترجمہ	پا تا ہے وہ	پاتے ہیں وہ	پا تا ہے تو	پاتے ہو تم	پا تا کو نہیں	پاتے ہیں ہم
اثبات فعل حال مجهول	پروردہ می شود	پروردہ می شوند	پروردہ می شوی	پروردہ می شوید	پروردہ می شوم	پروردہ می شویم
ترجمہ	پا تا ہوا ہے وہ	پاتے جاتے ہیں وہ	پا تا ہوا ہے تو	پاتے جاتے ہو تم	پا تا ہوا ہے میں	پاتے جاتے ہیں ہم
تغنی فعل حال مجهول	پروردہ می شود	پروردہ می شوند	پروردہ می شوی	پروردہ می شوید	پروردہ می شوم	پروردہ می شویم
ترجمہ	پا تا ہوا ہے وہ	پاتے جاتے ہیں وہ	پا تا ہوا ہے تو	پاتے جاتے ہو تم	پا تا ہوا ہے میں	پاتے جاتے ہیں ہم

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع ین
فعل امر حاضر معروف	پدر در پدر در	پدر در پدر در پدر در		
ترجمہ	پال تو	پالو تم		
فعل امر حاضر مجہول	پدر درده شو	پدر درده شود		
ترجمہ	پالا جا تو	پالے جاؤ تم		
فعل امر غائب معروف	باید کہ پدر در در	باید کہ پدر در در	باید کہ پدر در در	باید کہ پدر در در
ترجمہ	چاہیے کہ پالے وہ	چاہیے کہ پالیں وہ	چاہیے کہ پالیں	چاہیے کہ پالیں
فعل امر غائب مجہول	باید کہ پدر درده شود	باید کہ پدر درده شود	باید کہ پدر درده شود	باید کہ پدر درده شود
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاوے وہ	چاہیے کہ پالے جاویں وہ	چاہیے کہ پالے جاویں	چاہیے کہ پالے جاویں
فعل بنی حاضر معروف	مپدر در	مپدر درید		
ترجمہ	نہ پال تو	نہ پالو تم		
فعل بنی حاضر مجہول	پدر درده مشو	پدر درده مشوید		
ترجمہ	نہ پالا جا تو	نہ پالے جاؤ تم		
فعل بنی غائب معروف	باید کہ نہ پدر در در	باید کہ نہ پدر در در	باید کہ نہ پدر در در	باید کہ نہ پدر در در
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالے وہ	چاہیے کہ نہ پالیں وہ	چاہیے کہ نہ پالیں	چاہیے کہ نہ پالیں
فعل بنی غائب مجہول	باید کہ نہ پدر درده شود	باید کہ نہ پدر درده شود	باید کہ نہ پدر درده شود	باید کہ نہ پدر درده شود
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا	چاہیے کہ نہ پالے	چاہیے کہ نہ پالے	چاہیے کہ نہ پالے

امر استمراری ماضی شکی سے بنتا ہے جس طرح کہ وہ امر مضارع سے بنا اس امر کو بھی اسی طرح ماضی شکی سے بناؤ۔ ماضی شکی حاضر کا صیغہ تمام پر درہ باشی امر حاضر استمراری ہو اور پر درہ باش اس کے ترجمہ کیونکہ اس کے ترجمہ کے آخر لفظ تارہ لگاؤ جیسے امر حاضر پر اور اس کا ترجمہ پال تو امر استمراری کا ترجمہ پالانا رہ تو بنی استمراری کے بنانے کی واسطے امر استمراری کے باش کے اوپر میم بنی کا مفتوح لگاؤ جیسے پر درہ رہ باش اس کا ترجمہ پالانا ہے تو پوشیدہ ہے۔ اگر بھی امر استمراری کے اوپر نقطہ میم ہی آتا ہے جیسے کہ پر درہ باش۔

نام گردان	واحد	جمع	واحد متکلم	متکلم مع الغیر
فعل حاضر معروف استمراری	پرورده باش	پرورده باشند	پرورده باش	پرورده باشید
ترجمہ	پاتا رہ تو	پاتے رہو تم		
فعل امر حاضر مجہول استمراری	پرورده شدہ باش	پرورده شدہ باشند		
ترجمہ	پالا جاتا رہ تو	پالے جاتے رہو تم		
فعل ماضی معروف استمراری	باید کہ پرورده باش	باید کہ پرورده باشند	باید کہ پرورده باشم	باید کہ پرورده باشید
ترجمہ	چاہیے کہ پاتا رہے تو	چاہیے کہ پاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پاتے رہیں ہم	
فعل ماضی مجہول استمراری	باید کہ پرورده شدہ باش	باید کہ پرورده شدہ باشند	باید کہ پرورده شدہ باشم	باید کہ پرورده شدہ باشید
ترجمہ	چاہیے کہ پالا جاتا رہے تو	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ پالے جاتے رہیں ہم	
فعل امر معروف استمراری	پرورده مباش	پرورده مباشید		
ترجمہ	نپاتا رہے تو	نپاتے رہو تم		
فعل امر مجہول استمراری	پرورده شدہ باش	پرورده شدہ باشند		
ترجمہ	نپالا جاتا ہے تو	نپالے جاتے رہو تم		
فعل غائب معروف استمراری	باید کہ پرورده باش	باید کہ پرورده باشند	باید کہ پرورده باشم	باید کہ پرورده باشید
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پاتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پاتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پاتے رہیں ہم	
فعل غائب مجہول استمراری	باید کہ پرورده شدہ باش	باید کہ پرورده شدہ باشند	باید کہ پرورده شدہ باشم	باید کہ پرورده شدہ باشید
ترجمہ	چاہیے کہ نہ پالا جاتا رہے وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں وہ	چاہیے کہ نہ پالے جاتے رہیں ہم	

اسم فاعل بنایا چاہو تو امر حاضر معروف کے آخر قبول بیٹے تختہ اور قبول بیٹے کسرہ دیکھ لفظ نہ بدل سکن
 زیادہ کرو۔ جیسے امر حاضر معروف تھا۔ پر در اسم فاعل ہوا۔ پر ورنہ اور اسکے ترجمے کیواسطے مصدر کے
 ترجمے کے آخر کا الف یاے محمول سے بدل کر کے لفظ والا اسکے بعد لاؤ جیسے پروردن مصدر کا ترجمہ ہے پالنا
 اور اسم فاعل کا ترجمہ ہو پالنے والا۔ اور اگر اسم فاعل کی جمع بنایا چاہو۔ تو آخر کی ہائے عقی کی کاف فارسی سے
 بدل کر کے الف اور نون جمع کا بعد اسکے زیادہ کرو۔ اور اسکے ترجمے کے واسطے واحد کے ترجمے کے آخر کا الف
 یاے محمول سے بدل کرو۔ جیسے پروردنہ پالنے والا پروردن گان پالنے والے اسم مفعول بنایا چاہو تو مطلق
 معروف کے آخر یا ماضی مطلق محمول کے آخر یا ماضی عقی زیادہ کرو۔ دونوں طرح سے اسم مفعول کا صیغہ بنایا جیسا کہ ماضی مطلق
 معروف سے بنایا ہے تو اسکے ترجمے کیواسطے ماضی مطلق کے ترجمے کے آخر لفظ ہوا لگا دو۔ اگر ماضی مطلق محمول سے بنایا
 ہے۔ تو اس کا ترجمہ بعینہ ماضی مطلق محمول کا ترجمہ ہے۔ لیکن ماضی کے معنی میں زمانہ کا لحاظ ہے۔ اسم مفعول کے معنی
 میں زمانہ کا لحاظ نہیں۔ اگر اس مفعول کی جمع بنایا چاہو تو آخر کے ہائے عقی کاف فارسی سے بدل کر کے الف اور
 نون جمع کا آخر کا زیادہ کرو۔ اور جمع کے ترجمے کے واسطے واحد کے ترجمے کے دونوں کلموں کے آخر جو الف ہو۔
 اس کو یاے محمول سے بدل لاؤ جیسے پروردہ پالا ہوا۔ پرورد گان پالے ہوئے پروردہ شدہ پالایا پروردہ شد گان
 پالے گئے پرشیدہ ہے۔ کہ عربی میں فعل لازم کا اسم مفعول نہیں آتا۔ اگر فارسی میں لازم کا اسم مفعول ماضی مطلق معروف
 سے بنایا ہوا آتا ہے جیسے رفت گیا ہوا رفت گان گئے ہوئے اسم تفضیل صیغہ اسم فاعل کا ہے۔ کہ آخر اسکے لفظ رہے
 اور ترجمہ اس کا بھی ترجمہ اسم فاعل کا ہو کہ اسکے اوپر لفظ زیادہ زیادہ ہے۔ جیسے پروردنہ زیادہ پالنے والا اور
 جمع کیواسطے آخر کا الف اور نون زیادہ کتے ہیں۔ جیسے پروردنہ ترال زیادہ پالنے والے۔ اسم طرف صیغہ مصدر کا ہے
 کہ آخر اسکے گاہ کاف فارسی زیادہ ہے۔ اور گاہ کا ترجمہ وقت اور جگہ ہے جیسے پروردن گاہ پالنے کی جگہ اور پالنے کا وقت اسم
 حال صیغہ امر کا ہے۔ کہ اسکے آخر الف اور نون ہے اور اس کا ترجمہ بھی امر کا ترجمہ ہو کہ آخر اسکے نا ہوا ہے جیسے پروردن پالنا ہوا۔

فعل درشتن فعل لازم متعدی کردن لازم متعدی متعدی کردن متعدی

یاد رکھو کہ عدد دن اور ہر دن اور ہر یوم مصدر اور تینوں کے افعال متعدی ہیں اور سوالان متون کے ہیں
 ورنہ ہی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے آئے اس مصدر کو اور اس کے افعال کو متعدی بناؤ جیسے روزیدہ مارا زار
 سے روزمرہ پالا گروئے پس زدن اور پروردن ان کے افعال متعدی ہیں۔ کہ ان کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے
 آئیں ہر کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے آئے اس مصدر کو اور اسکے افعال کو لازم سمجھو جیسے رفت زید کا زید

خفت عمرو سو یا عمرو بس وقتن اور وقتن لازم نہیں کہ ان کے ماضی مطلق کے ترجمے میں لفظ نے نہیں آیا۔ فاعل متعدی
 فاعل اور مفعول دونوں چاہتے ہیں کہ واسطے کہ جہنگ فعل متعدی کے فاعل اور مفعول نہ تو بات پوری نہیں ہوتی
 جیسے زید عمرو مارا زید نے عمرو کو نہ فعل متعدی زید اس کا فاعل ہو اور عمرو مفعول ہو فعل متعدی کے فاعل
 اور مفعول جو مذکور ہوئے تو بات پوری ہوتی۔ اور فعل لازم نقط فاعل کو چاہتا ہے مفعول کو نہیں چاہتا ہے
 کہ واسطے کہ فعل لازم کے ساتھ جو فاعل اس کا مذکور کرتی ہیں۔ تو بات پوری ہو جاتی ہے۔ جیسے زید گیا
 زید رفت فعل لازم زید اس کا فاعل فعل لازم جو فاعل کیساتھ ملا۔ تو بات پوری ہوئی۔ اگر مصدر لازم کو متعدی بنایا
 چاہو تو مصدر لازم کے امر حاضر معروف کے آخر فقرہ دے کے الف اور لون غنہ یا الف اور لون اور اپنے معروف
 زیادہ کر کے و آن علامت مصدر کی لگا دو مصدر متعدی ہو جائیگا۔ اور اسکے سبب فعل متعدی ہونگے جیسے زید
 لازم مصدر مطلق اور اس کا امر حاضر معروف ترس اسکے آخر الف اور لون غنہ اور لفظ و آن زیادہ کیا۔ ترساندن ترسا
 اور اگر الف اور لون کے بعد اپنے معروف ہی لائے تو ترسانیدن ہو پس ترسانیدن اور ترسانیدن دونوں مصدر
 متعدی ہیں اگر اس مصدر متعدی کو اسی طرح سے پھر متعدی کرو ترسانیدن متعدی متعدی ہوگا۔ اور متعدی
 مصدر کا ترجمہ اسکے لازم مصدر کے امر کی ترجمہ سے بنتا ہے اس طرح سے کہ آخر اسکے الف اور لفظ و آن کے کلام مصدر کی
 زیادہ کر دے جیسے ترس کا ترجمہ ڈر تھا۔ ترساندن ترسانیدن کا ترجمہ ڈرانا اور متعدی متعدی کی واسطے الف کے ماقبل
 واؤ مفتوح لگا دو جیسے ترسانیدن کا ترجمہ ڈروا کہ واؤ اگر لازم امر کے آخر حرف علت کا ہو یعنی الف ہو یا واؤ ہو
 پایا ہے تختانی ہو اس کو لام سے یا واؤ مفتوح سے بدلنا پہلے جیسے سرانیدن کا ترجمہ گانا سرانیدن کا ترجمہ
 گوانا۔ کاف فارسی کے بعد کالف واؤ سے بدل ہو کشستن کا ترجمہ دھونا شیانندن اور شیانیدن کا ترجمہ
 دھولانا اور لام سے بدل ہو اور وقتن اور دوزیدن کا ترجمہ سینا دوزاندن اور دوزیدن کا ترجمہ سلانا۔
 یہاں اپنے تختانی لازم سے بدل ہوئی ہندی زبان دے امر افی اپنے عادی کے قیاس کر لیں۔

فصل فی شناختن فاعل ہر فعل کہ در عبارت واقع شود

جمیع واحد حاضر اور جمع حاضر کا اور واحد ماضی اور ماضی کا فعل با فاعل ہے کہ ان کا فاعل لگے ساتھ ہی
 حاضر کے دونوں صیغوں کا فاعل مخاطب ہے جیسے کردی کیا تو نے تردید کیا تم نے لفظ تو اور تم کا فاعل ہے اور تم کے دونوں
 صیغوں کا فاعل بات کرنا لایا ہے جیسے کریم و کریم کیا میں نے کیا ہم نے لفظ میں اور ہم کا فاعل میں اور میں
 صیغوں کا فاعل معلوم ہوا اب غائب کے دونوں صیغوں کا فاعل معلوم کیا جائیگا۔ ان دونوں صیغوں

میں جبکہ فاعل مفعول کیا یا ہوا اس صیغے کے ترجمے کے ساتھ لفظ کون یا کس نے ان دونوں لفظوں میں سے
 جو نہ لفظ محاورہ ہندی میں ٹھیک ہوتا ہو نہ لفظ معنی میں اسکا جواب ہو سکے اس لفظ کو فاعل اس
 فعل کا یا مفعول جیسے رفت زید گیا زید جب کہ کون گیا یہی کہے کہ زید پس زید فاعل حرکت کا اسی طرح سے زو زید
 مارا زید نے جب کہ کہنے مارا یہی جواب دو گے کہ زید نے پس زید فاعل ہڑ کا از لیسکہ فاعل کل ہونا ضرور ہے
 جہاں کہیں فاعل لفظ میں ظاہر ہو نہ ہو نہ واحد غائب کی کہ ماضی کے صیغہ واحد غائب میں پر شیبہ ہے اور لفظ او
 کہ میں کا ترجمہ ہلائے ہے۔ وہ ہی غیر فاعل ہوگی صیغہ واحد غائب میں اور صیغہ جمع غائب میں ضمیر جمع غائب کی
 لفظ آندہ ہے۔ کہ ترجمہ اس کا وہ یا آئوٹ ہے۔ اس ضمیر کو صیغہ جمع غائب کا فاعل کہیے جیسے رفت گیا وہ لفظ
 وہ فاعل حرکت کا آندہ جیسے رفت گئے وہ لفظ وہ فاعل ہے۔ رفتند کا واحد غائب کا فاعل حذف کرنا بالکل درست
 نہیں مگر جمع غائب کا فاعل حذف کرنا درست ہے جیسے آندہ اند کہ سپاہ دشمن بقیاس لہو بدیع خبر لائے
 پس خبر لائے لے کہ سپاہ دشمن کی بقیاس تھی آندہ اند کہ کا فاعل لائی میں عبارت سے محذوف اور جیسے
 اختیار بدست من نہادہ اند یعنی اختیار میرے ہاتھ میں نہیں دیا ہے۔ قضا و قند نے نہادہ اند کا فاعل قضا
 قد ہے محذوف پوشیدہ ہے ضمیر کی طرف پھرتی ہے۔ اس کو مرجع اس ضمیر کا کہتے ہیں جیسے آندہ بدست
 یعنی آندہ اور پوشیدہ بدست میں ضمیر ہو کہ پھرتی ہے زید کی طرف زید مرجع ہے۔ اس ضمیر کا آندہ جس طرح فعل
 معروف کا فاعل بچانا معلوم کیا تم نے اسی طرح سے فعل مجهول کا مفعول المسمی فاعل کون کے لفظ
 کیسا ترجمہ معلوم کرو جیسے کشند زید مار گیا زید جب کہ کہے کون مار گیا۔ ترجمہ یہی ہوگا کہ زید پس
 زید مفعول المسمی فاعل ہے کشند فعل مجهول کا یا در کھو کہ فاعل اسم ہوتا ہے فعل اور حرف نہیں ہوتا
 بلکہ جو اسم کہ اسکے اوپر حرف لگا ہو وہ اسم بھی فاعل نہیں ہوتا اور کبھی فاعل مرکب بھی ہوتا ہے جیسے
 رفت پدر زید فاعل رفت کا پدر زید ہے مرکب اس طرح ہے۔ رفت غلام پدر زید۔

فصل در شناختن مفعول ہر فعل متعدی کہ در عبارت واقع شود

اگر چاہو کہ فعل متعدی کا مفعول عبارت میں معلوم کرو تو اس فعل کو ہندی ترجمے کیسا لفظ کیا کسی کو ان
 دونوں لفظوں میں سے جو نہ لفظ موافق محاورہ ہندی کے درست ہوتا ہو اس لفظ کو ملاؤ جو نہ کلمہ اسکا
 جواب ہو سکے ہی کلمہ مفعول اس فعل کا ہے جیسے خورد زید طعام کھایا زید نے طعام جب کہ کہے کیا کھایا زید
 نے تو جواب اس کا ہوگا طعام پس طعام مفعول خورد کا یا در زید فاعل ہو۔ اور جیسے زو زید کھلا۔ لہذا زید نے

بکر کو جب کہو گے سکو مارا زید نے تو جواب یہی ہوگا بکر کو پس بکر مفعول ہے۔ زوکا اور نقطہ نشان مفعول کا ہے اور زید
 فاعل زوکا اس مفعول کو عربی میں مفعول بہ کہتے ہیں۔ کہ فعل اس پر واقع ہوتا ہے جیسے اس مثال میں بکر
 واقع ہوئی اور نقطہ نشان مفعول کا بھی لاتے ہیں کبھی نہیں لاتے اگر مفعول بہ انسان ہو تو اکثر لاتے
 ہیں۔ مثال اس کی آگے گندی۔ اور بعض فعلوں کے دو مفعول ہوتے ہیں پہلے مفعول کو مفعول کہتے ہیں
 دوسرے مفعول کو مفعول ثانی اور ثانی کے معنی دوسرا۔ ان مفعول کے مصدر ہیں۔ دانستن یا فتنہ انگا دانستن
 بگرستن و آون بختیدن گردانیدن اور مردن لگے اور کبھی کردن اور ساختن بھی گردانیدن کے مصدر ہیں
 لاتے ہیں۔ اس وقت ان کے بھی دو مفعول ہتے ہیں جیسے دانستم زید را دانا دانستم فعل فاعل زید مفعول دانا
 مفعول ثانی اسی طرح سے انگا شستم زید را دانا اور گردانیدم زید را دانا اور دانستم زید را دانا اور کردم زید را دانا اور
 کبھی مفعول ثانی ان کا بھی نہیں ہوتا جیسے اور انجیدم بکرم فعل فاعل دو مفعول و نشان مفعول کا یہ بھی ہوتا ہے
 کہ گفتن کے مشتقات کے بھی دو مفعول ہوتے ہیں پہلا مفعول مفعول کہلاتا ہے اور دوسرا مفعول کہتے ہیں ان مفعول
 اگر محملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے گفتش در چشم نہیں رقیب کہا میں نے اسکو انگوٹھیں بیٹھیا اسکو بیٹھ
 گفت فعل فاعل نہیں مفعول بہ و چشم پیشین جملہ مفعولہ گفتم کا اسی طرح گفت فعل ثانی اس کا فاعل
 دوسرا پیشین مفعول بہ گفت کا پیشین مفعولہ ہے دوسرا گفت کا اور کبھی اس کا مفعول بہ محذوف بھی ہوتا ہے جیسے
 ع فلک گفت احسن مرگفت زہ۔ فلک فاعل ہے پہلے گفت کا اور مر فاعل ہے دوسرے گفت کا احسن مفعولہ
 ہے پہلے گفت کا زہ مفعولہ دوسرا گفت کا اور کبھی مفعولہ ام مفرد بھی ہوتا ہے جیسے ناگفتم نا اسم مفرد ہے مفعولہ گفتم کا اور
 کبھی مفعول بہ جملہ ہوتا ہے یعنی پوری بات جیسے ترا بزم ترا بزم مفعول فاعل ترا بزم پوری بات ہے مفعولہ بزم کا
 پرشیدہ نہ ہے کہ ترا بزم مصدر کے مشتق ہیں یعنی بزم دیدن تو غنی نہ ہے کہ سوال مفعولہ کے اور کبھی
 مفعول نہیں مفعول قیہ۔ اور مفعول لہ۔ اور مفعول مطلق پیشتر عرض کر چکا ہوں میں کہ فعل کرنا ایسا
 کام کا ہے۔ وہ جس مکان میں ہا جس وقت میں کیا جاوے اس مکان کو اور اس وقت کو مفعول ماضی
 کہتے ہیں۔ اور اسکو ظرف کہتے ہیں۔ وقت کو ظرف زمان اور مکان کو ظرف مکان کہتے ہیں اور مفعول
 کے اوپر در اور پر در بامے موحہ یعنی در اور بر کے اکثر لاتے ہیں جیسے ختم تخت و در و شب اور جیسے ختم
 بوقت شام بازار تخت اور بازار طرف مکان ہیں۔ اور شب اقد شام طرف زمان ہیں کبھی در اور بر اور بامے
 موحہ نہیں بھی لاتے جیسے شب کہا بودی یعنی در شب کہا بودی اور وہ کام جس بات کیواسطے

جس کلمے کے آخر ہائے محقق ہو اور ضمیر متصل اس سے لگے اس ضمیر کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں کہ کوساکن جمع انہوں جیسے بندہ اند بندہ ام بندہ ایم اور بعد اسم کے ضمیر واحد غائب مفضل بلکہ لفظ ست لگتے ہیں جیسے کہیں زید بندہ خداست اور اس است کے اوپر الف زیادہ کرتے ہیں جب تثنیٰ ہائے محقق والے کلمے کے ساتھ ملاتے ہیں کہتے ہیں زید بندہ است جس کلمے کے آخر (د) نہ ہو اس کلمے کے بعد است الف کیسا لگے نا غلط ہے بغیر الف کا صحیح ہے جیسے طاعش موجب قنوت مت جو شخص قنوت ست میں لفظ لکھتے ہیں خطا کرتے ہیں۔

باب دوم در ترکیب مرکب

ترکیب کے معنی کیا ہیں دو کلموں کو آپس میں ملانا اور مرکب وہ دو کلمے ہیں کہ آپس میں ہوں پس مرکب دو قسم ہے قسم اول مرکب فہم کہ کلمہ پوری بات ہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل ہو اسکو عربی میں کلام کہتے ہیں جیسے زید کوزید کر نیک مت قسم دوم مرکب ہم کہ پوری بات ہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو اس کو عربی کلام میں ناقص کہتے ہیں جیسے غلام زید اور جیسے مرد نیک یا تین قسم اول مرکب کہ کلام نامست کلام نام بھی اوپر دو قسم کے ہے ایک قسم کلام حملہ فعلیہ ہے دوسری قسم کلام حملہ اسمیہ ہے۔

فصل در بیان حملہ فعلیہ

حملہ فعلیہ وہ مرکب ہے کہ فعل اور اسم سے ملے بات پوری ہو اگر اس میں لازم فعل ہو تو فعل صرف فاعل کیساتھ ملے حملہ فعلیہ ہو یا بیگا جیسے رفت زید رفت فعل زید اسکا فاعل ہو فعل ساتھ فاعل کے ملے حملہ فعلیہ ہو اگر متعدی فعل ہو تو فعل فاعل اور مفعول کیساتھ ملے حملہ فعلیہ ہو گا جیسے زید زید عمر و مارا زید نے عمر کو زید فعل زید اسکا فاعل عمر و اسکا مفعول را علامات مفعول کی فعل متعدی ساتھ فاعل اور مفعول کے ملے حملہ فعلیہ ہو اگر حملہ فعلیہ میں فعل باطلی یا مضام یا حال یا مستقبل ہو اسکو حملہ فعلیہ خبر کہتے ہیں اگر حملہ میں فعل امر یا فعل نہی ہو اس کو حملہ فعلیہ انشائیہ کہتے ہیں جیسے یا زید یا دو نوں فعل فاعل حملہ فعلیہ انشائیہ ہیں اور جیسے زن زید را مارا زید کو زن فعل فاعل زید مفعول اس کا فعل یا فاعل ساتھ مفعول کے ملے حملہ فعلیہ انشائیہ ہو اور افعال ناقصہ اپنے اسم اور خبر کیساتھ اور گفتن کے مشتقات اپنے فاعل اور مفعول اور مقولہ کے ساتھ ملے حملے ہوتے ہیں جیسے برو زید وانا نقار زید وانا یو و افعال ناقصہ سے ہے چاہتا ہے اسم اور خبر کو زید اس کا اسم وانا اس کی خبر یو اپنے اسم اور خبر کے ساتھ ملے حملہ فعلیہ ہو بعضے اس کو حملہ اسمیہ کہتے ہیں اور جیسے گفتن در پیچہم بنشین گفتن فعل یا فاعل بنشین مفعول بہ و پیچہم بنشین حملہ فعلیہ مقولہ ہے گفتن کا گفتن فعل یا فاعل ساتھ مفعول اور مقولہ کے ملے

جملہ فعلیہ ہوا جو جملہ مفعول ہو نہا ہے کبھی اس پر کاف بھی لاتے ہیں جیسے ع گفتم کلک بچنم از بلع اس کاف کو کاف
سر جمکہ کیا کاف بیان یہ کہ یہ جملہ بیان ہے اس مخدوف کا یعنی گفتم اس کہ گل بچنم از بلع کبی یس نے بات کہ ایک
پھل جنوں میں باغ سے منخنی روئے فارسی میں فاعل فعل کے اوپر اکثر مقدم آتا ہے جیسے زیادہ دست اور علی میں
فاعل فعل کے اوپر مقدم نہیں ہوتا عربی میں زید رفت کی ترکیب یوں کہتے ہیں۔ زید مبتدا رفت فعل اسمیں
ضمیر ہے پھر قری ہے، زید کی طرف وہ فاعل ہے رفت کا فعل ساتھ فاعل کے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کہ خبر ہوئی ابتدا
کی ابتدا اور خبر ملکہ جملہ اسمیہ ہوا منخنی روئے جہاں قرنیہ پایا جاتا ہے یاں جملہ فعلیہ سو فعل غٹ کیا جاتا ہے
جیسے کوئی کہے کہ اندکون آیا اسکے جواب میں کہیں زید یعنی آمد زید یہاں آمد مخدوف ہے اور کہیں تمام جملہ خبر
ہو تلے، جیسے آغا میکیم اس کتاب را جملہ مخدوف ہے ع بنام جہاندار جاں افزین کے اوپر سنا دی کے اوپر
کے اوپر بھی فعل اور فاعل مخدوف ہوئے عربی میں جسکو بلا تے ہیں اس کو سنادی کہتے ہیں جیسے لے زید مقصود اس
یہ ہے کہ میخاتم زید را یعنی بلانا ہونیس لیکلے حرف ندا کا زید سنادی حوت ندا کا سنادی کیساتھ ملنے کا نام مقام جملہ
فعلیہ کے ہے کہ واسطے کہنے فعل کے ایسے پاسے جاتے ہیں اور یہ جملہ بغیر دوسرے جملہ کے تمام نہیں ہوتا اس لئے کہ جملہ
جواب ندا کہتے ہیں جیسے کریم کریم کن تو کیب اسکی یوں کہا چلیے ابو حرف ندا کا کریم سنادی حرف ندا کا
سنادی سے ملکہ قائم مقام جملہ فعلیہ کے ہوا کن فعل با فاعل کریم اس کا مفعول فعل با فاعل ساتھ مفعول کے
ملکہ جملہ فعلیہ ہو کہ جواب ندا کا ہوا ندا ساتھ جواب کے ملکہ جملہ ندائیہ ہوا اور اسی طرح کسی فعل اور فاعل قسم کے
اوپر سے مخدوف ہوتے ہیں جیسے بخندے کریم یعنی قسم خورم بخندے کریم قسم کھاتا ہوں میں ساتھ ملنے کریم کے جملہ
بسی بغیر دوسرے جملہ کے تمام انہیں ہوتا اس سر جملہ کو جز قسم کہتے ہیں جیسے عاکم ارز جب رازن ہم دیدی قسم خورم ہم اکم ارزا
عجب ارزاں خریدم یوسف را قول لیا کا ہے قسم کھاتی ہوں میں خدا کے نام کی ستا خریدایس یوسف کو قسم خورم
جملہ ہے مخدوف بنام ارزا متعلق ہے فعل مخدوف کے خریم فعل با فاعل یوسف اکمل مفعول مخدوف ہوئے اس حال میں مفعول
مخدوف کا فعل با فاعل ساتھ مفعول مخدوف کے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کہ جواب ہو قسم کا قسم ساتھ جواب کے ملکہ جملہ
تسمیہ ہوا اور کبھی حرف ندا کا بھی مخدوف ہوتا ہے جیسے یا جامی را کن شرساری یعنی بیائے جامی را کن شمساری
اور کبھی سنادی بھی مخدوف ہوتا ہے جیسے اے بذات تو مزین مستحقیری یعنی اے اکمل بذات تو مزین مت مسند
پیغمبری، لفظ اش مناوی ہے مخدوف اور اسی طرح سے جملہ واثمیہ بھی فعل مخدوف ہوتے ہیں مثلاً
بد نظر رہی دور ہو چیز چشم بد اسم ہے۔ باد کا باد مخفف ہے۔ باد کا اور بود اصل میں بود صیغہ مضارع کا ہے فاعل

ما قصہ سے الف و ما کا جب اس میں آیا تو بعد ازاں سو یہاں مضاف ہے۔ دور اسکے خبری یا فعل مضارع مضاف
ساتھ اسم اور خبر کے ملے جملہ فعلیہ ہوا اور کسی سوال کے قریب فعل اور فاعل جواب سے حذف کئے ہیں اور مفعول کو
نہ کر کے نہیں جیسے کوئی پوچھ نہ دیکھ اور جواب یہ کہیں عمر زانیہ یعنی روزیدہ عمر و زانیہ فاعل و نون جواب سے حذف
ہیں۔ عمر و مفعول نہ کر ہے۔ راء علامت مفعول کی فعل محذوف ساتھ فاعل محذوف اور مفعول نہ کر کے ملے
جملہ فعلیہ ہوا جملہ شرطیہ بھی وہ جملہ تمام ہذا ہے پہلے جملہ کو فعل شرط کہتے ہیں دوسرے جملہ کو جزا شرط کی جیسے اگر ختی
جاں سلامت بری و اگر ختی مروی یعنی اگر گیا تو جان سلامت لگیا اور اگر سو یا تو مرقہ کیب سکی یہ اگر حرف شرط
کا رفتی فعل با فاعل جملہ فعلیہ فعل شرط مروی فعل با فاعل جان اسکا مفعول سلامت متعلق فعل کو فعل
با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملے جزا ہوتی شرط کی شرط ساتھ جن کے ملے جملہ شرطیہ ہوا اسی طرح سے ترکیب اگر
ختی مروی کی کہو اور کسی جزا شرط کی محذوف ہوتی ہے جیسے غنیمت کے کلام میں بیت مرا خود عمر و زانیہ تنگ دست
تر اگر با فضا پارائی جنگ است و اگر حرف شرط کا تر با فضا پارائی جنگ است جملہ ہے فعل شرط اور جزا اسکی بھیجک محذوف
ہے یہی تہ کو اگر فضا کے ساتھ طاقت طائی کی ہر توڑ پوڑ شدہ رہے جملہ شرطیہ میں ایک حرف شرط کے حرفوں سے
رہنہ ہے حرف شرط کے ہیں۔ لگو لگو اور اور چوں اور چوں اور سو اگے وقتیکہ اور روز کیہ اور ہکا میکا اور مثال انکے
میں جملہ میں آتے ہیں اس جملہ میں شرط کے منہ پاسے ملتے ہیں۔

فصل در بیان جملہ اسمیہ

جملہ اسمیہ وہ ہے کہ دو اسم ملے بات پوری ہوا اور سننے والے کو پورا فائدہ حاصل ہو اور بات کی ابتدا اس اسم سے
ہو کہ وہ مراد اسم اس پہلے اسم کے احوال و خبر نہی والا ہو ابتدا اولے اسم کو ملنے کہتے ہیں۔ اور دوسرے اسم کو خبر کہتے ہیں
ابتدا ساتھ خبر کے ملے جملہ اسمیہ ہوتا ہے اور جملہ اسمیہ میں ایک حرف ربط کا لفظ میں یا منے میں ہوتا ہے جیسے زیادہ
ست و عمر و زیادہ یک ہے اور عمر و زیادہ ابتدا اور یک خبر کہ ایک کے احوال سے خبر دیتا ہے کہ وہ یک ہے اور است حرف
ربط کہتا ہے ابتدا ساتھ خبر کے ملے جملہ اسمیہ ہوا اور اسی طرح سے عمر و ابتدا ہے اور زیادہ خبر ہے اور است حرف ربط کا اس قریب
سے کہ پہلے جملہ میں اس جملے سے حذف ہوا لیکن میں نہیں ٹھہرتا ہے یہ ابتدا بھی خبر کہتا ہے ملے جملہ اسمیہ ہوا۔ زیادہ واضح
کہتا ہوں کہ مضمون جملہ اسمیہ کا یہ ہے کہ شخص یا یہ چیز ہے شخص کو یا چیز کو ابتدا جانو اور یہ کہ مقام پر ہو جملہ
ہو اسکو خبر کہ اس سے بھی زیادہ تر روشن کہتا ہوں اس کہ ابتدا کیسا تہ لفظ کیا ہے۔ ملاویں جو لفظ جواب اس کا ہو سکے
اسکو خبر کہیں اور خبر کیسا تہ لفظ کون ہے۔ ملاو اسکا جواب جو لفظ ہو سکے اس کو ابتدا جانو جیسے زیادہ یک ست میں

جب کہو گے زید کیا ہے۔ جواب یہی ہوگا کہ نیک معلوم ہوا کہ لفظ نیک خبر ہے۔ اور جب کہو گے کہ نیک کون ہے۔ تو جواب اسکا ہوا زید جان لو کہ زید مبتدا ہے۔ یا در کھو کہ حرف نہ مبتدا ہو تلبے۔ نہ خبر اور فعل بھی مبتدا نہیں ہوتا مگر جملہ جو کے خبر ہو تا ہے سو جملہ اسم کی جگہ لگاتا ہے۔ اس راہ سے اسم ہی مبتدا ہوتا ہے اور اسم ہی خبر ہوتا ہے۔ اور صورت جملہ خبر ہووے تو جملہ میں ضرور ہے۔ کہ ایک ضمیر کی مبتدا کی طرف پہرے جیسے زید پیدائش نیک است۔ ترکیب اس کی یوں کہا چاہیئے۔ زید پہلا مبتدا پدرا دوسرا مبتدا مضان شین کی ضمیر کہ پھر تہی ہے پہلے مبتدا کی طرف مضان الیہ ہے نیک خبر آمد است حرف ربط دوسرا مبتدا خبر کس کا ہے ملے جملہ اسمیہ ہم کے خبر ہو اپنے مبتدا کا پہلا مبتدا خبر کس کا ہے ملے جملہ اسمیہ ہوا۔ پوشیدہ نہیں ہے کہ مبتدا اور خبریں مطابقت ضرور ہے۔ اور مبتدا ان چھ قسم سے باہر نہیں واحد غائب ہے جمع غائب یا واحد حاضر یا جمع حاضر یا واحد متکلم یا متکلم مع الغیر اور غیر متکلم مع الغیر متکلم مع الغیر کے ساتھ لگتی ہے اس کے پیچھے نہیں۔ است اور انداز ہی اور یاد ام اور یکم ضرور ہے۔ کہ موافق مبتدا کے حال کے ایک گلے کون کلموں و خبر کے آخر یا ابتدا کے آخر لگا دیں جس لفظ کے ساتھ لگا دیں اگر اسکے آخر ہائے مخفی ہو تو ضمیر کا کلمہ الف کے ساتھ پڑھا جائیگا اور اگر ہائے مخفی اسکے آخر نہ ہو تو کلمہ ضمیر کا الف کے بعد پڑھا جائیگا اور اگر ہائے مخفی نہ ہو دوسرے وہ کہ جس کے آخر ہائے مخفی ہو اور ملائق کے کلمے فارسی جملہ اسمیہ کے اور ہندی جملہ اسمیہ کی اس جدول سے معلوم کرے جدول یہ ہے۔

نام اقوام	بمبتدا خبر کلمہ آخر	بمبتدا خبر کلمہ آخر	علامت جملہ	علامت جملہ
بمبتدا	ہائے مخفی نیست	ہائے مخفی است	فارسی	ہندی
واحد غائب	خدا کریم است	خدا بخشہ است	است	ہے
جمع غائب	جرانان خود نیلے خرم اند	جرانان شاد اند	اند	ہیں
واحد حاضر	تو سروری	تو پسندیدہ	ای	ہے
جمع حاضر	شما سرورید	شما پسندیدہ اید	اید	ہو
واحد متکلم	من گنہگارم	من بندہ ام	ام	ہوں
متکلم مع الغیر	ما گنہگاریم	ما بندہ ایم	ایم	ہیں

جملہ متعترضہ وہ جملہ ہے کہ ایک جملہ کے درمیان وقف ہو جیسے یا رمن چشم بدور زخوبست یا رمتدا خوبست خبر متبدا
اور خبر تک جملہ اسمیہ ہوا تہم بدور جملہ متعترضہ ہے کہ اس جملہ کے بیچ میں واقع ہوا ہے اگر قرینہ دلالت کے لئے متبدا
کو غائب بھی کہتے ہیں جیسے کوئی کہے وزوز وینی انیسٹ وز دایں متبدا مخدوف است علامت جملہ اسمیہ کی ڈ
خبر یا کوئی پوچھے کرستم لپکست اسکے جواب میں کہو لپکڑال است یعنی رستم لپکڑال است رستم متبدا مخدوف
پس رزال خبر اور است علامت جملہ اسمیہ کی اسی طرح سے خبر بھی مخدوف ہوتی ہے جیسے لید و غارہ است ہی زید و
غارہ موجود است زید لکڑ میں موجود ہے زید موجود خبر مخدوف و غارہ متعلق خبر کے جملہ بیانہ وہ جملہ ہے کہ کسی اسم کا بیان
پڑے اس جملہ پر کان بیانہ بھی آتا ہے اور یہ جملہ جس اسم کا بیان پڑتا ہے اس اسم کو میں کہتے ہیں اگر جملہ بیانہ میں
کی ذات کا بیان ہے تو جملہ سے متبدا کا خوف کرنا ہوتا ہے جیسے ع کجارت یا ہے کہ جان من بہت بینی کجارت
یاں کہ جان من مت ترکیب کی یوں کہا چاہیے جان من خبر متبدا مخدوف کی متبدا مخدوف لفظ اوست متبدا
خبر کیسا تھلکے جملہ اسمیہ ہو کے بیان پڑا یا رکایا رساتہ بیان کے ملکہ فاعل ہوا رفت کا رفت فعل ساتھ فاعل کے ملکہ
جملہ فعلیہ ہوا اگر جملہ بیانہ میں کی ذات کا بیان نہ ہو بلکہ میں کے متعلق کا بیان ہو تو اس مقام میں متبدا کو
مذوف نہیں کرتے بلکہ اس جملہ میں ایک ضمیر لاتے ہیں کہ پھرتی میں کی طرف جیسے فیت من سواریت کہ
اس پیش کیت است متبدا مضاف ضمیر میں کی کہ پھرتی ہے سوار کی طرف مضاف الیہ کیت خبر است علامت جملہ
اسمیہ کی متبدا خبر کیسا تھلکے بیان ہوا سوار کا میں اپنے بیان کے ساتھ ملکہ خبر متوئی فیت من کی فیت من
متبدا ساتھ خبر کے ملکہ جملہ اسمیہ ہوا اس جملہ میں سب کا بیان ہو کہ متعلق ہو سوار سوار کی ذات کا بیان نہیں
اور جملہ بیانہ جملہ اسمیہ بھی ہوتا ہے اور جملہ فعلیہ بھی ہوتا ہے جیسے شیدم کر شاہ پور دم کر شیدم کر شیدم فعل اس پر
زاید شاہ پور فاعل دم مفعول فعل ساتھ فاعل اور مفعول کے ملکہ جملہ فعلیہ ہو کے بیان ہوا ایں مخدوف کا لینے
شیدم میں کر شاہ پور دم کر شیدم یعنی میں نے یہ بات کر شاہ پور نے وہ کہنے کا یعنی خادش را دومتر قسم کر کہا کہ پوری بات
نہ ہو اور سننے والے کو اس سے پورا فائدہ حاصل نہ ہو یہ ترکیب کئی نوع پر ہے ہر ایک کی بیان کی ایک فصل ہے۔

فصل در بیان مرکب اضافی

مرکب اضافی ہے کہ جس میں اضافت پائی جاو اضافت کیا ہے نسبت کرنا ایک اسم کا دوسرے اسم کی طرف
لگاؤ کہتے ہیں جس اسم کو لگاتے ہیں دوسرے اسم کیسا تھ اس اسم کو مضاف کہتے ہیں اور جس اسم کی طرف نسبت
کہتے ہیں کو مضاف الیہ کہتے ہیں اور فائدہ اضافت کیا کہ مضاف عام سے خاص ہوتا ہے جیسے غلام زید غلام زید کا

اضافہ متغلب کا ہوا اضافہ مغلوب سے کہتے ہیں کہ مضاف الیہ مضاف کے اوپر مقدم ہو جیسے جہاں و لفظ
شاہ و مضاف ہے۔ موزر اور لفظ جہاں مضاف الیہ ہے مقدم اور مضاف جہاں شاہ اور شاہ جہاں کے ایک ہیں
دو لفظ مقام۔ وہ ہے کہ ضمیر مجرور متصل مضاف الیہ ہو جیسے غلامش اور علامت اور غلام اس مقام میں آخر مضاف کے
فقرہ پر لفظنا واجب جیسے غلام کا ہم تینوں جگہ مفتوح ہو اور غلام مضاف پر شین اور تے نقاتی اور ہم تینوں ضمیر مجرور
مضاف الیہ ہیں۔ تیسرے مقام وہ کہ آخر مضاف الیہ کے لفظ را علامت اضافت کی ہو خواہ مضاف الیہ متصل مضاف
کے ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو جیسے غلام زید را اور زید را غلام اور زید را غلام اور تو غلام ہستی زید
را ان سب مثالوں میں غلام مضاف ہے۔ اور زید مضاف الیہ ہے۔ اور لفظ را علامت اضافت کی ہے۔
پوشیدہ نہ ہے۔ کہ اضافت کی علامتیں ہندی میں سب بیان ہو گئیں اور عرب کہ تم فارسی عبارت کا ترجمہ
ہندی میں کو گئے جس لفظ کے ترجمے کے ساتھ ان نو علامتوں میں سے کوئی علامت ہو ہی نہیں جہاں کہ یہ
مضاف الیہ ہے جیسے غلام زید ترجمہ اس کا غلام زید کا لفظ کا اضافت کی علامتوں میں سے آخر زید کے یا غلام
ہو کہ زید مضاف الیہ ہے۔ جب ہم نے مضاف الیہ کو معلوم کر لیا مضاف کے معلوم کر نیکی اسے مضاف الیہ کو ترجمہ
کیساتھ جو علامت اضافت کی ہندی میں ہے ملا کے لفظ کیا بکاف تازی اس پر زیادہ کہ جو لفظ اس کا
جواب اس عبارت میں ہو سکے وہی اس مضاف الیہ کا مضاف خواہ مضاف الیہ کے متصل ہو خواہ فاصلے سے ہو خواہ
آگے ہو خواہ پیچھے ہو جہاں کہ ہیں معلوم ہو جائیگا جیسے غلام زید میں معلوم کیا تھا کہ زید مضاف الیہ ہے جب ہم نے علامت
اضافت کی اس کے ساتھ ملائی اور لفظ کیا بکاف تازی کسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا زید کا تو بیشک جواب اس کا
غلام ہے معلوم ہوا مضاف غلام ہے۔ اسی طرح سیال خود ترجمہ اس کا مال اپنا لفظ نا اضافت کی علامتوں میں سے
ہے خود کے ترجمہ کے ساتھ یا معلوم ہوا کہ لفظ خود مضاف الیہ ہے۔ جب خود کے ترجمہ کیساتھ وہی لفظ ملا کے
کیا بکاف تازی کسور زیادہ کیا یعنی کہا کیا اپنا تو جواب اس کا لفظ مال ہو گا پس مال کو مضاف جانو اور مالہ
اس مصرع کے مصرعہ کے اخیر غلام زید و اشامیری خاطر شام ورم سے اخیر غلام کے اخیر غلام ہے۔ اس کا ترجمہ ہوا
میری بیائے معرف و اقر میں سب لفظ سے کہ اضافت کی ہے معلوم کیا کہ وہم مضاف الیہ ہے جب ہم نے کہا
میری کہا تو جواب اس کا ہوا خاطر معلوم ہوا کہ لفظ خاطر مضاف ہے اگرچہ مضاف الیہ کے بعد لفظ ہو یا در کھو
کہ ضمیر مجرور متصل جو مضاف علیہ ہو ضرور نہیں کہ مضاف سی لگی ہوئی ہو اگر مضاف سے آگے یا پیچھے یا فاصلے
سے اور کسی کلمے کے ساتھ لگی ہوئی ہو کچھ مضافیہ نہیں اور استاد کی کلام میں پیشیت وقت پر پوشیدہ نہ ہے

کہ اقسام اضافت کے معنی کی راہ سے بہت ہیں۔ انہیں کئی قسم اضافت کی کہ دریافت کرنا انکا ضروری ہے۔
 بیان کرتا ہوں ہیں یہ قسم یاد رکھو۔ ذکر اقسام اضافت۔ اضافت باعتبار مبالغہ کے کئی قسم ہے اضافت تخیلی ہے
 اور تکلیکی اور توہم بھی کہ تخیلی ہے اور تخیلی ہے اور تخیلی ہے اور تخیلی ہے۔ اب ہر ایک کا بیان سنو اور خوب یاد رکھو۔
 اضافت تخیلی ہے وہ ہے کہ مضاف خاص کی جگہ سے واسطے مضاف الیہ کے جیسے یا نیک یا رخص یا رخص
 من یعنی سرور انعام میرا اضافت تکلیکی وہ ہے کہ مملوک کو مالک کی طرف مضاف کریں جیسے شہزادہ یا بادشاہ
 اسپا میرا یا وزیر حفظ مملوک ہے اور مضاف ہے بادشاہ مالک ہے اور مضاف الیہ ہے اسی طرح سے مال
 بادشاہ اور اسپا میرا یا وزیر۔ اضافت توہمی وہ ہے کہ مضاف کو مضاف الیہ واضح کرے جیسے شہر
 بریلی لفظ شہر سے توضیح حاصل نہ تھی بریلی کے کہنے سے واضح ہوا کہ اس شہر کا نام ہے جبکہ نام بریلی ہی سے واضح ہوا ہے
 تنگ و کتا بگلتاں اور بادشاہ اور درخت نار اور سنگ نقاطیس علیٰ ہذا القیاس بقضائت تخیلی کہ ممکنہ تخیلی
 کہتے ہیں۔ وہ ہے کہ مضاف الیہ بیان مضاف کا جیسے سچ کہن معلوم تھا کہ سچ کا ایک ہے مضاف الیہ کے بیان
 کرنے میں معلوم ہوا کہ کہن کی یہ اصطلاح کو انگشتی طلاق اور پشت فقرہ اور تحت چوب اضافت بیانی میں مضاف اور
 مضاف الیہ ایک جنس کو ملتی ہے جیسے سچ اور کہن ایک جنس ہیں اضافت تخیلی کا بیان کرنا معروف ہوا اور
 دریافت کرنے تشبیہ کے تشبیہ کیا ہے۔ ایک چیز کو دوسری چیز کے مانند کرنا یعنی یہ کہنا کہ یہ چیز فلانی چیز جیسی ہے
 جیسے کہیں ایک گرس ہوئی ہو جسکو تشبیہ دیتے ہیں اسکو مشبہ سابقہ ہائے مودہ موقوف ہے کہتے ہیں جیسے کہ
 کا لفظ پہلی مثال میں آئے مشبہ کو جس چیز کے ساتھ تشبیہ دیتے ہیں اسکو مشبہ کہتے ہیں جیسے کہ اس کا لفظ اس
 مثال میں پوشیدہ نہ ہے کہ اضافت تشبیہی ہے مشبہ ہر مضاف کرنا ہے مشبہ کی طرف جیسے کہ گرس گرس
 ہے کہ مضاف اور مشبہ ہر مضاف الیہ جیسے کہ اس کے یہ کہ آئینہ مانند گرس کہے ہو اسی طرح سے مار و تلخ یعنی گرس
 کے ساتھ جیسی ہو اور اسی طرح سے چوہا و بھینس جیسی ہو اور اصل اس میں غریب مانہ بجاہ کے اور نہ مانند جیسے
 اور باندھ لے کے اور اضافت تخیلی وہ ہے کہ ایک کے نام کو باپ کے نام کی طرف مضاف کریں اور عربی میں ابن اور
 ابن بیٹے کہتے ہیں جیسے عباس علی یعنی عباس ابن علی اور خالد بن خالد یعنی خالد ابن خالد یعنی خالد
 اضافت منظور کی ہے طرف کی طرف طرف کو طرف مکان اور طرف زمان جیسے کہ بیان ہو چکا
 ہے منظور سے کہتے ہیں۔ جو طرف مکان ہیں یا طرف زمان یا واقع ہو جیسے آب و ہوا یا طرف مضاف
 دیا طرف مکان مضاف الیہ اسی طرح ساکن شہر اور جیسے سروری درستان نقطہ سروری منظور مضاف

زستان عرف زمان مضاف الیہ اسی طرح گزنی تابستان اگر مضاف اور مضاف الیہ میں کچھ لگاؤ حقیقت میں ہو۔
جیسے اضافت تملیکی میں لگاؤ ملکیت کا اور اضافت تخصیصی میں لگاؤ خصوصیت کا اور اضافت توضیحی میں لگاؤ
توضیح کا اور اضافت بیانی میں لگاؤ تمیز میں لگاؤ تشبیہ کا اور اضافت انہی میں لگاؤ
انہیت کا اور اضافت ظرفی میں لگاؤ ظرفیت کا تو اسکو اضافت حقیقی کہتے ہیں۔ اگر مضاف اور مضاف الیہ میں
کچھ لگاؤ حقیقت میں نہ جیسے سرپوش پاکو فکر یعنی سرپوش کا پاؤں فکر کا شاعر نے اپنے خیال میں ہوش اور
فکر کو ایک شخص صاحب سردار صاحب قدم قرار دیا ہے۔ اور سر کو ہوش کی طرف اور قدم کو فکر کی طرف مضاف
کیا ہے۔ حقیقت میں سر کو ہوش کیسا تھا اور قدم کو فکر کیسا تھا کچھ لگاؤ نہیں۔ اس اضافت کو مجازی کہتے ہیں
اور اسی کو استعارہ بھی کہتے ہیں۔ (قسم استعارہ اور تشبیہ کے بہت ہیں۔ اس مختصر میں انکی بیاگی گنجائش نہیں
صرف نام تشبیہ کا اور استعارہ کا لکھ دیا ہے۔ قابل ذکر اگر مضاف کے اوپر ایک مضاف اور ہوا کے ہندی تجربہ میں
ایک علامت اضافت کی موافق اور پرانے مضاف کی پہلی علامت کے بعد زیادہ کریں گین جہاں کہیں پہلی
علامت کے آخر الف ہو۔ وہ الف ایک مجموعہ ہوں سے بدل چاہیے جیسے برادر زید اور برادر من اور برادر خود ترجمہ اسکا بھائی زید کا
اور بھائی میرا اور بھائی اپنا ان سب کے آخر الف ہے۔ جب ان پر ایک مضاف اور یہ جیسے غلام برادر زید برادر من غلام
برادر خود ترجمہ ان کا یوں ہو گا غلام بھائی زید کے کا غلام بھائی میرے کا غلام بھائی اپنے کا پوئیدہ نہ ہے
کہ مضاف اور مضاف الیہ ترکیب میں حکم ایک کلیے کا رکھتے ہیں۔

فصل در بیان مرکب وصفی

مرکب وصفی دہ ہے۔ کہ جن میں ایک اسم موصوف ہو اور دوسرا اسم صفت ہو موصوف دہ ہے کہ جسکی پہلی یا دوسری
صفت کیجائے اور صفت وہ ہے۔ کہ جس سے بھائی یا برائی موصوف کی دریافت ہو۔ پوشیدہ نہ ہے۔ فارسی میں
مضاف اور مضاف الیہ کے پڑھنے میں اور موصوف اور صفت کے پڑھنے میں کچھ فرق نہیں دہاں مضاف کے
آخر کسرہ پڑھتے ہیں۔ یہاں موصوف کے آخر جیسے مردانا لفظ مرد موصوف کسرہ ملکی وال کا علامت
موصوف کی اور لفظ دانا صفت ہے اس موصوف کی اور کہتے ہیں۔ مقتدیں موصوف کے آخر یاء مجہول لکھا
کہ لفظ مرکب ترکیب صفتی اور ترکیب اضافی میں فرق ہو متاخرین نے اسکو موقوف کیا لیکن بعض بعض کتاب فارسی کی
چار سو پانچ سو برس کی لکھی ہوئی دیکھنے میں آئی۔ اس میں آخر موصوف کی یا ثی مجہول نظر نہ آئی معلوم ہوا
کہ آخر موصوف کے یاء مجہول لکھنا درست نہیں۔ ترکیب وصفی کے پہچاننے کے واسطے لازم ہے۔

مردمان کے زمان مرد موصوف دانا مضاف اور زمان مضاف الیہ دونوں ملے صفت ہوئی موصوف کی اور
 جیسے یار و رفیق یعنی یار و رفیقہ و لغزب یعنی فرییدہ مضاف دل مضاف الیہ دونوں ملے صفت ہوئی
 موصوف کی دوسرے یہ کہ صفت مرکب معنی الٹا ہوا ہو جیسے یار خوشخو یا موصوف خوشخو مرکب معنی الٹا ہوا کہ جب کا
 ذکر ہو چکا ہے صفت ہے یا دیکھ اسی طرح سے یار خوش تقریر تفسیر سے یہ کہ صفت الٹا ہوا جملہ اسمیہ بیانیہ ہو۔ وہ
 اس طرح ہے کہ جملہ اسمیہ بیانیہ میں سے کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر کہ پھرتی ہے موصوف کی طرف یعنی لفظ
 او اور لفظ است کہ علامت جملہ اسمیہ کی ہے۔ یہ تینوں ملے حذف کے بنتا اور خبر کو متکلم کر کے یعنی
 الٹا ویں خبر کو مقدم کریں اور مقید کو آخر جیسے شہیدیم دیت عشوہ خون بہا قسم دیت جملہ اسمیہ بیانیہ الٹا ہوا
 صفت ہے شہید کی اسی طرح سے عشوہ خون بہا بھی اصل اسکی یہ ہے شہید کہ دیت تو ہم است خون بہا ہے
 او عشوہ است جب کاف بیانیہ سر جملہ اور ضمیر او اور لفظ است حذف کر کے مقید او اور خبر کو الٹا دیا شہیدیم
 دیت عشوہ خون بہا ہو گیا۔ یاد رکھو کہ صفت اور موصوف کے بیچ میں اور کوئی کام نہ فاضل نہیں ہوتا
 اس مثال میں کہ زہر مردیت نیک لفظ نیک جسکو عطف بیان یا بدل کہا چاہیے۔ مرد کے لفظ سے
 بدل کا اور عطف بیان کا مذکور اگلی فصل میں آوے گا۔ مرد سے کو میں کہو اور نیک لفظ مفرد
 اس کا بیان یا اہل اسکی یہ کہو زید مردیت کو او نیک است موافق فارسی کے قاعدے کے جملہ بیانیہ
 میں سے لفظ او کو مقید تھا۔ حذف کیا بعد اسکے کاف بیانیہ اور لفظ است بھی دور کیا زید مردیت
 نیک رہ گیا۔ ترکیب یوں کہو۔ زید مقید امر سے میں او نیک بیان اس کا میں او بیان ملے خبر ہوا
 مقید او اور خبر ملے جملہ اسمیہ ہوا۔ اور لفظ است نشان ہے جملہ اسمیہ کا۔

فصل در بیان بدل و مبدل منہ

مبدل منہ وہ اسم ہے کہ اسکے بعد ایک اسم اسکا بدل واقع ہوا۔ اور معنی میں جو مقصود بدل منہ سے ہے ہوتی
 بدل منہ سے متعلق ہے۔ اور ترکیب میں بدل اور مبدل منہ کے حکم ایک کلمے کا کہتے ہیں جیسے آمد زید۔ براہ و زید
 مبدل منہ براہ تو بدل ہے اور مبدل منہ کو ملا کے فاعل مجھو آمد کا اور جیسے شاہ عباس مبدل منہ اور
 عباس بدل اور آخر مبدل منہ کے کسر و نہ پڑھا چاہیے۔ شاہ عباس میں شاہ کی ہے کہ کسر پڑنا غلط
 ہے بدل مبدل منہ میں اور حقیقت موصوف میں یہی فرق ہے۔ مبدل منہ کا آخر کسو نہیں پڑھتے موصوف
 کا پڑھتے ہیں۔ مبدل کو عطف بیان کہتے ہیں۔ اور مبدل میں اور عطف بیان میں فرق کرتے ہیں

کہ بدل اور تبدل منہ میں مقصود تبدل مُربہ نہیں صرف بدل ہی ہوتا ہے اور عطف بیان میں دونوں مقصود ہوتے ہیں جیسے امام من علیٰ اسد اللہ انت اسد اللہ عطف بیان پر علی کا اور مقصود علی کے لفظ سے ہی ہے اور اسد اللہ کے لفظ سے بھی یعنی امام میرا وہ علی ہے کہ جب کا خطاب اسد اللہ ہے۔

فصل در بیان مستثنیٰ اور مستثنیٰ امثہ

مستثنیٰ وہ اسم ہے کہ بعد لفظ استثناء کے واقع ہو فارسی میں استثنیٰ کا لفظ مگر اور جر ہے اور عربی میں لفظ الّا ہے کہ فارسی میں متصل ہے استثناء کے منہ الگ کرنا ایک چیز کا کئی چیزوں میں سے الگ کرنا ایک شخص کا مجمع سے چیز یا شخص الگ کیا گیا ہو اے مستثنیٰ کہے ہیں۔ اور جس سے مستثنیٰ کو الگ کرتے ہیں اُس کو مستثنیٰ منہ کہتے ہیں مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکہ حکم ایک کلمے کا رکھتے ہیں جیسے آمدنہ وہ دستان مگر زید۔ آئے سب دوست مگر زید یعنی زید نہیں آیا۔ اور جیسے زوم ہمہ دشمنان را مگر زید را ترجمہ یا میں نے سب دشمنوں کو مگر زید یعنی زید کو نہیں مارا زید پہلی مثال میں مستثنیٰ کو الگ ہو گیا کہ سب آئے نہیں آئے اور دوسری مثال میں سب دشمنوں نے الگ ہوا کہ سب کو مارا اسکو نہیں مارا ترکیب سگی یہ ہے۔ اور مگر زید استثنیٰ زید مستثنیٰ اور ہمہ دستان مستثنیٰ آمدنہ پس مستثنیٰ اور منہ ملکہ مجموعہ فاعل ہوا۔ آمدنہ کا پس فاعل کیساتھ ملکہ جملہ فعلیہ ہوا۔ دوسری مثال کی ترکیب یہ ہے۔ زوم فعل فاعل مگر لفظ مستثنیٰ کا زید مستثنیٰ اور ہمہ دستان مستثنیٰ آمدنہ پس مستثنیٰ اور مستثنیٰ منہ ملکہ مجموعہ مفعول ہوا فعل فاعل مفعول کیساتھ ملکہ جملہ فعلیہ ہوا اور جیسے آمدنہ قوم جز زید یہاں قوم مستثنیٰ آمدنہ اور زید مستثنیٰ ہے۔ اور کہیں مستثنیٰ منہ مخدوف بھی ہوتا ہے جیسے نیا بدن جز زید یعنی نیا بدن کس بدن جز زید ترجمہ نہ آیا کوئی میرے پاس سوا زید کے لفظ زید مستثنیٰ اور کہیں مستثنیٰ منہ مخدوف ہے۔ اور جیسے زوم جز زید یعنی زوم کہے را جز زید ترجمہ نہ مارا میں نے کسی کو سوائے زید کے کہے را مستثنیٰ منہ مخدوف ہے۔ اور زید مستثنیٰ ہے۔

فصل در بیان اسمائے اشارات

اسمائے اشارات وہ اسم ہیں کہ بنا کیا ہے۔ انکو اس واسطے کہ انسان ان انکوں کی اشارت الیہ محسوس کی طرف اشارات ساتھ اعضاء کے کہے محسوس ہوتے جو دیکھا بھلا جائے یا نہ جائے و اشارت الیہ کہ جسکی طرف اشارت کریں چنانچہ لفظ اُن کی واسطے درو کے اشارت کی ہے جیسے اُنکس اُن اسم اشارت اور کس اشارت الیہ اور لفظ ایں واسطے نزدیک کے اشارت کے جیسے ایں مروا ایں اسم اشارت اشارت الیہ

پوشیدہ نہ ہے کہ ضمیر غائب میں اور اسم اشارت اول میں فرق ہے کہ ضمیر غائب کی اشارت طرف محسوس کے اور ساتھ اعضا کے نہیں بلکہ اشارت طرف معنی کے ہے سو معنی کہ ضمیر غائب کو ہر جگہ میں اور اسم اشارت کی اشارت بخلاف ان اسکے ہے جیسا کہ معلوم کیا تھے مخفی نہ ہے کہ اسم اشارت اور اشارت الیہ ملنے کے حکم ایک حکم کے گانگتے ہیں جیسے بن این درہ را ترکیب کی بن فعل با فاعل این اسم اشارت و درہ اشارت الیہ اسم اشارت ساتھ اشارت الیہ کے ملنے مفعول ہوا اور لفظ را علامت مفعول کی ہے فعل با فاعل مفعول کیساتھ ملنے جملہ فعلیہ ہوا۔ اور چنان اوجین اصل میں چوں آں چوں این ہے چوں کلمہ تشبیہ کا آں اور این اسمائے اشارت ہیں۔ اکثر بعد چنان اوجین کے جملہ بیانہ ہوتا ہے۔

فصل در بیان جار مجرور

جار عربی میں وہ حرف ہیں کہ جس اسم پر آتے ہیں۔ اور اس اسم کو جڑیتے ہیں جڑیتے ہیں بریکوزیر بیائے تمنانی اور جار کے معنی زیر کے ہیں والا و جیل اسم کو زیر دیتے ہیں ایک کو مجرور کہتے ہیں جن حرفوں کے فارسی ترجمے کو بھی جار کہتے ہیں۔ وہ حرف فارسی میں یہ ہیں۔ (۱) برائے (۲) بہر (۳) پل یعنی برائے ان تینوں حرفوں پر لفظ از بھی زیاد آتا ہے جیسے از برائے خدا و از بہر من اور از پلے تو (۴) جز اس حرف پر بھی پائے موصدہ بھی زیاد ہوتی ہے۔ جیسے مجرور تو (۵) چو اور چوں کہ تشبیہ کے معنی میں ہو (۶) یا موصدہ (۷) در اور اند (۸) بر (۹) از (۱۰) تا (۱۱) یا (۱۲) را وہ کہ برائے کے معنی میں آوے اور جار مجرور تعلق رکھتے ہیں فعل سے یا فعل کے مشبہ سے فعل کا مشبہ مصدر اور اسم فاعل اور اسم مفعول صفت ہے صفت وہ اسم ہے کہ وہ صفت میں کسی شے کے یا کسی چیز کے کہ سکیں جیسے نیک را بد اور خوب اور زبوں اور مانند ان کے مثال جار و مجرور کی یہ ہے۔ مادم برائے تو ترکیب اسکی یہ ہے۔ اسم فعل با فاعل اور جار و مجرور جار و مجرور متعلق فعل کے فعل با فاعل ساتھ متعلق کے ملنے جملہ فعلیہ ہوا۔ اسبطر سے مدیم جزوہ اور کائے و ام جو اور قسم و جار را اور نشتم رخت اور قسم از بریلی تا دلی اور خدا را بر بن نشتم را ترکیب اسکی یہ ہے یعنی فعل با فاعل جار لفظ خدا جو را در در جار من موصوف سکیں صفت صفت اور موصوف ملنے مجرور ہوئے جار کے جار و مجرور متعلق ہوئے فعل کے فعل با فاعل ساتھ مفعول اور متعلق کے ملنے جملہ فعلیہ ہوا۔ اور زید نوشہ است چشم ترکیب اسکی یہ ہے زید مبتدا و زید نشتم خبر است نشان جملہ اسمیہ کا پائے موصدہ جار و مجرور جار و مجرور متعلق زید کے کہ شہ فعل کا ہے۔ مبتدا مبتدا و خبر ملنے جملہ اسمیہ ہوا۔ ایا در کھو کہ جار و مجرور ملنے حکم حرف کا کہتے ہیں فاعل

اس میں سے کوہ کہتے ہیں۔ ایک کوہ کوہ کہتے ہیں یا بشمار کہ سنی اسم کی طرف کوہ کوہ کہتے ہیں۔ ۱۲۔

جملہ ہو کہ خبر ہوا بعد اساتذہ خبر کے ملے جملہ اسبب ہوا اسبب طرح ترکیب ان مثالوں کی سمجھو ایسا ہے		
آنا کہ خاک را بہ نظر کیسا کند	آیا بود کہ گوشہ چشمی بہا کند	ہر آنکہ تخم بدی کثرت و چشم کی داشت
دماغ مہمودہ بخت و خیال باطل بہشت	ہر کہ آمد عمارت نو ساخت	رفت منزل بدیگی پر داشت
آچہ او گفت و غیر آں کردن	نہست سودا بجز زیاں کردن	ہر آنچہ کہ می بایدت پیش گیر
سرمایہ داری سر ٹویش گیر	انکس کہ مرا بکشت باز آمد پیش	مانا کہ دوش سوخت برگشتہ خویش
کسے کاش ظلم ز دور جہاں	بر آورد از اہل سالم فعاں	کسا نیکہ زیں راہ برگشتہ اند
برفتند بسیار سرگشتہ اند	غریبی کہ پر فتنہ باشد سرش	میا زار و پیریں کن اکشوش
کبھی موصول کو حذف بھی کرتے ہیں چنانچہ بعد جملہ نہ کہے بقیہ اہل میں تھا اور آنکہ آنکو حذف کیا جیسے		
ایکہ در ذات خویش مغروری	بصفات کمال متحدی	ایں در قندم بچاہ پدی
ما بجزی سوال مستندی	اور کہ مخفف ہر آنکہ کہے اور ہر مخفف ہر آنچہ کہے	مخفی نہ ہے کہ صلیں
ضمیر بھی فاعل واقع ہوتا ہے۔ اور کبھی مفعول اور کبھی مضاف الیہ بھی قبل ان سب میں ضمیر فاعل کی محذوف نہیں ہوتی اکثر اور ضمیر مفعول کے موصول کو اس کے قائم مقام کہتے ہیں اگر ضمیر مفعول کیسا تھ لفظ		
را کہ نشان مفعول کا ہو تو وہ لفظ را ہی مفعول کیسا تھ لگا دیتے ہیں ضمیر فاعل کی نشان چھپے ہتوں میں گزری۔		
مثال ضمیر جملہ کہ بتدا محذوف است آنکہ شمر گارست گنہگارست اصل اسکی آنکہ او گنہگارست		
گنہگارست لفظ او بتدا ہے۔ کہ حذف کیا اور موصول کو قائم مقام رکھا۔ اور شمر گار خبر جملہ جملہ ہوا		
اور موصول ساتھ جملہ کے ملے بتدا ہوا اور گنہگار خبر مثال ضمیر جملہ کہ مفعول است محذوف		
ہیت ازا کہ فلک بند عشق نشاندہ خاک دست را بیا لیں میخاند۔ اصل اسکی آنکہ اور انداک پرست۔		
عشق نشاندہ ترکیب کی ہے کہ اس موصول کاں جملہ کا نشانہ فعل فلک فاعل اور ضمیر مفعول لفظ ان نشان		
مفعول کا ضمیر مفعول کو یعنی لفظ او کو حذف کیا موصول کو اسکے قائم مقام کیا یعنی مفعول قرار آیا اور لفظ را		
نشان مفعول کا اسکے ساتھ لگایا جائے موجدہ جاز سند مضاف عشق مضاف الیہ مضاف اور مضاف الیہ		
ملکہ مجرور ہوئے بار کے جانچہ و متعلق نشانہ کے نشانہ فعل ساتھ فاعل اور مفعول اور متعلق کے ملے جملہ ہو گئے		
ہوا اور موصول کا موصول ساتھ جملہ کے ملے بتدا ہوا۔ دوسرا مصرع جملہ ہو کے خبر ہوا مثال ضمیر جملہ کہ		
مضاف الیہ است محذوف ہیت کے را کہ انبال باشند غلام با بویں طریبات دما اصل		

اسکی یہ ہے کسی کہ اقبال غلام ہو یا نہ کسی وصول کاں صلہ کا باشد فعل ناقص ہے اسم کو اور خبر کو اقبال
اس کا غلام غلام مضاف الیہ خبر مضاف الیہ کو یعنی لفظ او کو ن کر کے موصول کو اسکے مقام
مقام کیا یعنی مضاف الیہ غلام کا قرار دیا جبکہ مضاف اور مضاف الیہ میں فاعل واقع ہوا موانی قائم نہ کر کے
کے لفظ را نشان مضاف الیہ کا آخر موصول کے لگایا یہ مضاف اور مضاف الیہ کے خبر ہوئی فعل ناقص کی
فعل ناقص اسم اور خبر کیساتھ ملے جملہ فعلیہ اور بقول بعض جملہ فعلیہ ہو کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلے
کے ساتھ ملے مبتدا ہوا اور دوسرا مصرع جملہ ہر کے خبر پڑا اسی طرح سے ہے بیت کسی اگر گردن کشی درشت
تواضع اور دیا فتن خوف ترست۔ اہل اسکی کسی اگر گردن کشی درشت و لفظ مرفعات ضمیر مضاف
الیہ ہے موصو اسکو حذف کیا موصول مضاف الیہ کا ٹھہرایا مضاف جو مضاف الیہ سے دور پڑا اسلئے لفظ را
نشان مضاف الیہ کا موصول کے آخر لگایا کہے را ہو گیا۔ گردن کشی مبتدا اور جبار مجرور جبار اور مجرور متعلق
ثابت کے ہو کے خبر پڑی مبتدا کی مبتدا خبر کیساتھ ملے جملہ اسمیہ کے صلہ ہوا موصول کا موصول صلے کیساتھ ملے مبتدا
ہوا اور دوسرا مصرع اسکی خبر بھی یا در کھو کر موصول صلے کیساتھ ملے حکم ایک کے کار کھتا ہے موصول کے مبتدا
ہوئیکی مثالیں مذکور نہیں وہ مثال کہ جمہیں موصول فاعل ہے یہ ہے آئندہ دوست منت آمد فعل ال
موصول کاں صلے کا اور دوست منت صلے موصول وصلے فاعل ہوا۔ آمد کا اور وہ مثال کہ جمہیں
موصول ہے یہ ہے یتم آنرا کہ می ختم یا ختم فعل فاعل آں موصول کاں صلے کا می ختم جملہ موصول صلے کیساتھ
ملے مفعول ہوا یا ختم کا اور وہ مثال جمہیں موصول مضاف الیہ ہے یہ ہے آمد غلام آنکس نامش ز یرت آمد
فعل غلام مضاف آں موصول کاں صلے کا نامش ز یرت جملہ اسمیہ موصول ساتھ صلے کے ملے مضاف
الیہ ہوا غلام کا مضاف ساتھ مضاف الیہ کے ملے فاعل ہوا آمد کا اور وہ مثال کہ جمہیں موصول خبر ہو کر
یا آنت کہ ویدی یا ر مبتدا آں موصول کاں صلہ کا ویدی فعل با فاعل صلہ ہوا موصول کا موصول صلے
کیساتھ ملے خبر ہوئی مبتدا کی لفظ است نشان جملہ اسمیہ کا مبتدا خبر کیساتھ ملے جملہ اسمیہ ہوا۔

فصل در بیان عدد و معدود

عدد گنتی کو کہتے ہیں۔ اور جس چیز کو گنتے ہیں۔ اس کو معدد کہتے ہیں جیسے صد تیر صد عدد ہوا اور
روپے صد و سہ۔ عدد اور معدود ملے حکم ایک کے لگتے ہیں جیسے ہزار روپے چوبیس ہزار روپے مفعول ہے
میخوام فعل با فاعل حقیقت میں عدد وصفت ہوتا ہے۔ معدود کا اکثر مقدم آتا ہے معدود چوبیس

ہزار روپیہ یعنی ایسے روپے کہ ہزار ہیں اگر صفت اور موصوف کیسے جیب بھی حکم ایک کلے کا رکھتے ہیں۔
 ہندی کو سونگ گنتی ہندی اور فارسی کی یاد کرنا ضروری ہے سو اس جدول میں درج ہے
 قابلہ عدد کے لکھنے کی واسطے رقوم کی ہندی کی نو شکلیں مقرر ہیں وہ یہ ہیں ایک سے نو تک
 ایک دو تین چار پانچ چھ سات آٹھ نو
 اور ان رقوم میں لکھنے کے لئے مرتبہ مقرر ہیں جس مرتبہ کی رقم ہو اس مرتبہ میں لکھنا چاہیے
 اور جو اس مرتبہ خالی رقم سے ہو وہاں نقطہ کو اسکو صفر کہتے ہیں لکھنا چاہیے مرتبہ اعداد کے بے نہایت
 ہیں تھوڑے سے ہندی کی واسطے لکھتا ہوں زیادہ اس سے حساب کی کتاب میں دیکھ لیگا۔

۱	از یک تا نہ	احاد
۲	از دو تا نو	عشرات
۳	از صد تا ہزار	مات
۴	از ہزار تا نہ ہزار	الف
۵	از دہ ہزار تا نو ہزار	عشرات الف
۶	از لک تا لاک	لک
۷	از دہ لک تا نو لک	عشرات لک
۸	از کروڑ تا نہ کروڑ	احاد کروڑ
۹	از دہ کروڑ تا نو کروڑ	عشرات کروڑ
۱۰	از ارب تا نہ ارب	احاد ارب
۱۱	از دہ ارب تا نو ارب	عشرات ارب
۱۲	از کرب تا نہ کرب	احاد کرب
۱۳	از دہ کرب تا نو کرب	عشرات کرب
۱۴	از تیل تا نہ تیل	احاد تیل
۱۵	از دہ تیل تا نو تیل	عشرات تیل
۱۶	از پدم تا نہ پدم	احاد پدم

۱۷ از ده پدم تا نود پدم					عشرات پدم				
یک	دو	سه	چهار	پنج	یک	دو	سه	چهار	پنج
ایک	دو	تین	چار	پانچ	ایک	دو	تین	چار	پانچ
شش	هفت	هشت	نه	ده	شش	هفت	هشت	نه	ده
چھ	سات	آٹھ	نوں	دس	چھ	سات	آٹھ	نوں	دس
یازده	دو ازده	سیزده	چهارده	پانزده	یازده	دو ازده	سیزده	چهارده	پانزده
گیاره	بارہ	تیرہ	چودہ	پندرہ	گیاره	بارہ	تیرہ	چودہ	پندرہ
شانزده	ہفتدہ	ہترده	نوزده	بست	شانزده	ہفتدہ	ہترده	نوزده	بست
سولہ	سترہ	اٹھارہ	اٹھارہ	بیس	سولہ	سترہ	اٹھارہ	اٹھارہ	بیس
بست و یک	بست و دو	بست و سه	بست و چهار	بست و پنج	بست و یک	بست و دو	بست و سه	بست و چهار	بست و پنج
اکیس	باہیس	تیس	چوبیس	پچیس	اکیس	باہیس	تیس	چوبیس	پچیس
بست و شش	بست و ہفت	بست و ہشت	بست و نہ	سی	بست و شش	بست و ہفت	بست و ہشت	بست و نہ	سی
چھیس	ستائیس	اٹھائیس	انٹیس	تیس	چھیس	ستائیس	اٹھائیس	انٹیس	تیس
سی و یک	سی و دو	سی و سه	سی و چهار	سی و پنج	سی و یک	سی و دو	سی و سه	سی و چهار	سی و پنج
اکیس	تیس	تینتیس	چونتیس	پنیتیس	اکیس	تیس	تینتیس	چونتیس	پنیتیس
سی و شش	سی و ہفت	سی و ہشت	سی و نہ	چهل	سی و شش	سی و ہفت	سی و ہشت	سی و نہ	چهل
چھتیس	ستتیس	اڑتیس	اٹھتالیس	چالیس	چھتیس	ستتیس	اڑتیس	اٹھتالیس	چالیس
چهل و یک	چهل و دو	چهل و سه	چهل و چهار	چهل و پنج	چهل و یک	چهل و دو	چهل و سه	چهل و چهار	چهل و پنج
اکتالیس	بیالیس	تینتالیس	چوتالیس	پنیتالیس	اکتالیس	بیالیس	تینتالیس	چوتالیس	پنیتالیس
چهل و شش	چهل و ہفت	چهل و ہشت	چهل و نہ	پنجاہ	چهل و شش	چهل و ہفت	چهل و ہشت	چهل و نہ	پنجاہ
چھیالیس	سینتالیس	اڑتالیس	اٹھتالیس	پچاس	چھیالیس	سینتالیس	اڑتالیس	اٹھتالیس	پچاس
پنجاہ و یک	پنجاہ و دو	پنجاہ و سه	پنجاہ و چهار	پنجاہ و پنج	پنجاہ و یک	پنجاہ و دو	پنجاہ و سه	پنجاہ و چهار	پنجاہ و پنج
اکادون	بادون	تیرن	چرون	پچھین	اکادون	بادون	تیرن	چرون	پچھین

پنجاد و شش پنجصد	پنجاد و ہفت ششصد	پنجاد و ہشت ہفتصد	پنجاد و نہ اٹھصد	پنجاد و نہ سٹھ
شصت و یک اکصد	شصت و دو دو صد	شصت و سہ تیسرے	شصت و چار چوتھے	شصت و پنج پنیسٹھ
شصت و شش چھیاسٹھ	شصت و ہفت سہ سٹھ	شصت و ہشت ار سٹھ	شصت و نہ آٹھتر	شصت و نہ ہفتاد
ہفتاد و یک اکھتر	ہفتاد و دو بہتر	ہفتاد و سہ تہتر	ہفتاد و چار چوہتر	ہفتاد و پنج پچھتر
ہفتاد و شش چہتر	ہفتاد و ہفت ستر	ہفتاد و ہشت آٹھتر	ہفتاد و نہ اناسی	ہفتاد و نہ اسی
ہشتاد و یک اکاسی	ہشتاد و دو بیاسی	ہشتاد و سہ تیراسی	ہشتاد و چار چوراسی	ہشتاد و پنج پچاسی
ہشتاد و شش چھیاسی	ہشتاد و ہفت ستاسی	ہشتاد و ہشت اٹھاسی	ہشتاد و نہ نواسی	ہشتاد و نہ نوسے
نود و یک اکانوسے	نود و دو بانوسے	نود و سہ جرانوسے	نود و چار چچرانوسے	نود و پنج پچانوسے
نود و شش چھیانوسے	نود و ہفت ستانوسے	نود و ہشت آٹھانوسے	نود و نہ رٹانوسے	نود و نہ سٹھ

ایک سو کو یکصد دو سو کو دو صد تین سو کو سہ صد کہتے ہیں۔ اور سو کا ہزار ہوتا ہے اسی طرح ایک ہزار دو ہزار سہ ہزار اور گنتی میں پہلے ہزار پھر سینکڑے پھر عدد جدول میں ہیں لیکن بڑھنا چاہیے جیسے ایک ہزار ایک صد و سی و یک یعنی ایک ہزار ایک سو اکیس۔

فصل در بیان عطف و معطوف و معطوف علیہ

معطوف وہ کلمہ اور کلام ہے کہ حرف عطف کے بعد آئے ہو اور معطوف علیہ وہ کلمہ اور کلام ہے کہ حرف

عطف سے قبل واقع ہونے والے کا عطف کہے پر ہوتا ہے۔ اور کلام کا کلام کے منہ پھر یا معطوف کا پسینہ عطف کے معطوف علیہ کی طرف یعنی معطوف کو معطوف علیہ کے حال پر عطف کا شریک کرنا اور فی عطف کا اور ہے جس کا ترجمہ اور جیسے آواز پر دیکر آواز فعل پر اس کا فاعل اور عطف کا بکر بھی بسبب عطف کے فاعل ہوا آواز کا فاعل فاعل کے ملنے جملہ فعلیہ ہوا یہ عطف کہے کا کہے پر ہوا اور کلام کا عطف کلام پر اس مثال میں ہے تاکہ آتش کریم ست و لطفش عظیم خداوندی است آنکہ موصول و آتش کریم جملہ اسمیہ موصول کا اور اور اور عطف کا لفظش عظیم بھی جملہ اسمیہ بسبب عطف کے موصول کا موصول ساتھ صلہ کے ملنے مبتدا ہوا۔ خداوندی است اسکی خبر مبتدا ساتھ خبر کے ملنے جملہ اسمیہ ہوا۔ ترکیب میں جو حال معطوف علیہ کا ہوتا ہے جیسی معطوف کا ہوتا ہے۔ اور لفظ ہم اور نیز اور یا اور نون نفی بھی حروف عطف کہیں جیسے آمدنید و نیز بکریم اور جیسے آمدنید یا عمر اور جیسے آمدنید عمر اور جیسے درختا کے نیادہ زید و عمر و

باب سوم در ذکر معانی حروف مفردہ مرکبہ معنی بعضے از کلمات

اس باب میں کئی تفصیلات ہیں

فصل در معانی حروف مفردہ

الف وہ ہے کہ ہمیشہ ساکن ہو اور اسکے چہرے میں آواز کو چپش نہ ہو اگر متحرک ہو یا اسکے چہرے میں آواز کو چپش ہو تو وہ ہمزہ ہے۔ کہ اصل میں امرہ تھا الف ہے سے بدل ہو کے ہمزہ ہو گیا۔ اور ہمزہ کو حرفین الف بھی کہتے ہیں۔ اور الف کئی معنوں کی واسطے آئے ہیں اس جدول میں سے دریافت کر دو۔

الف

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱	برائے نزدیک	آخر اسما	خدا یا یا دشا یا یعنی اسے خدا اسے پادشاہ
۲	برائے دوسرا	مضارع قبل حرف آخر	کنارہ درسا و بواو محقق اس کا باؤنی شکستہ کہیم کوٹا دوسرا ہوا
۳	بمعنی فاعل	اخصیذہ امر مفعول	وانا۔ بنی شکیبیا یعنی دانتہ بنیہ شکیبندہ
۴	بمعنی واو عطف	درود کلمہ مرادف	تنگ پو یعنی تنگ و پو و پو لگا دو یعنی تنگ و پو یعنی دور و دور
۵	برائے کثرت	در آخر صفت	رستاخیز یعنی رست و خیز یعنی جہا اور آٹھا۔ خوشا یعنی بسیار خوش و بدای یعنی بسیار بد

تعداد	معنی	موقع	مثال
۶	زائد	آخر معنی مطلق	گفتا بجئے گفت و فرست بجئے رفت۔
۷	آخر صیغہ دعا	آخر اسماء	یا وایچئے یا ووشواد یعنی شوار
۸	آخر اسماء	اول اسماء	شب معز مخدومنا طالع البیچہ جیفہ دینی و رنگ ست یعنی طالب
۹	اول بعض حروف	اول بعض حروف	اسکندر بکیر یعنی اسلم یعنی مکندر مکندر اسلم کو حرکت ابسکی قیاس
۱۰	برائے رازی آواز	آخر اسماء	اے وایا اور بای یعنی برادر یا اورد بے کے معنی نفی ست
۱۱	برائے نیکو	درو و مکدر	درو و ریفا داغ و ناوا حسرتنا۔
۱۲	برائے نیکو	درو و مکدر	دوشادش ببا لب یعنی دوش و شہرستہ دوش لبش است لب۔
ب			
۱	برائے فصل یعنی	اول اسماء	آشنائی تہو چہ دوست یعنی آشنائی ساتھ تیرے۔
۲	بمینی در	۷	انتم پائے تو کہ بخشی خطائی من یعنی در پائے تو۔
۳	ح	۷	بیا کہ دل بمحب لذتی ہم آغوش ست یعنی با محب لذتی
۴	بر	۷	جانم لب رسید بجاناں خبر کنید یعنی برب رسید
۵	برائے	۷	بطواف کعبہ ختم مجرم ریم ندادند یعنی برائے طواف کعبہ
۶	از	۷	رحال دوست ندیدین نیشود آخر یعنی از دیدن نیشود آخر
۷	را	۷	دادا نند آنچه با کا کسے اندکیزد یعنی آنچه مارا دادا نند
۸	سبب	۷	مجرم و سببیت مکشوف غایتست یعنی سبب مجرم دوستی تو
۹	مد	۷	ساز و می سازم بناخن باز داغ خویش را یعنی بد داخن
۱۰	موافق	۷	نفس و آتش دل با کالہ رخت مرا کہ بچین ازل رسامیت یعنی موافق مراد دل
۱۱	نزدیک	۷	یارب تو مرا بیا و مساز رساں یعنی نزدیک یار و مساز
۱۲	رسید	۷	عصیان و نصف کن در عرصات نصفی کس و نصفی کس یعنی
۱۳	و طفیل	۷	یعنی بوسید و طفیل حسن و حسین
۱۴	قسم	۷	بخدا کریم عود بل یعنی قسم بخورم بخدا عود بل

کتاب لایان سلاطین بر آئین عشق و محبت و تقاضا

شمار	منہ	موقع	مثال
۱۳	برائے ابتدا	اول اسماء	بنام جہاندار جاں آفریں یعنی ابتدا میکنم بنام جہاندار جاں آفریں
۱۵	مقابلہ معائنہ	"	پدرم روئے عنوان و گندم تیر وخت بین بعض دود دار گندم
۱۶	پوششگی	در میان دو کلمہ مکرر	و ہم ساعت ساعت با افزون تاوینم می پرستہ ساعتی است
۱۷	بہت پر بار بار	اول اسماء	نصرت تویی کنت خدیجہ یعنی برابر ماند صورت تو
۱۸	لایق	"	صائب کونکہ در و بدر مان نمائندہ است یعنی لایق و سان
۱۹	برای تفسیر	"	بدر یا در منافع بیشمار است یعنی در و دریا
۲۰	"	"	چون تا ختن ستم سکزی پس پر بر یعنی بر سپر
۲۱	پیشانی پائین	"	کر پائے خاطر در آید بنگ زیر سنگ در آید
۲۲	رنگ	"	بگردن فند مکرش تند خو یعنی بر رخ گردن گردن کے بل
۲۳	دعا و حاجت	"	در روز داری بخت بختی محتاج نور دینی ندکار محتاج نہیں ہے تو
۲۴	طین	"	من قبلہ رام تو رہدیر داری یعنی بطرف قبلہ و بطرف دیر
۲۵	در آید	بر اسم	آن قطره ام کچھ بدور آئندہ یعنی دور آئندہ مرا
"	"	بر حرف	نخواہم نہ نام بجز نام تو یعنی جز نام تو
"	"	بر افعال	بہر واسے کو مضموم پڑھو جو براہ مضموم ہو
"	"	"	بہر ورو مضموم نہ ہو تو کسور پڑھو
ۛ			
۱	بزرگ خطاب آخر کلمہ	حاضر	کبھی صفات ایہ ہوتی جیسے انا پریم از پرستار یعنی پروردگار کو بھی تعول واقع ہوتی ہے جیسے وادعت زبائدت ملوم یعنی وادعت زبائدت ملوم کے ہا ہوا لے کر زیادہ کہ جیسے خازنات اللہ تعالیٰ یاد و جو بے تحاشی زیادہ کہ جیسے صفات اور بابت اور کبھی ایسے تعالیٰ نہیں زیادہ کہتے ہیں سہ بہکم پانچم زوت اجمال بدو او مسدود کے آخر زیادہ کہ کہ پڑتے ہیں تو فاعل بھی اور جہد بھی اور خبر بھی اور مضاف بھی

تعداد	معنی	موقع	مثال
۲	بمعنی خود	آخر اسم	بھی ہوتا ہے۔ جیسے آدمی تو تو کجائی زید توئی غلام تو از بار
۳	زائد	ایضاً	گہرت مرانم اسے شاہ۔ یعنی از بار گاہ خود جیسے بالشت
معج			
۱	بڑا سبب	سرحد	ایں طعناں خود ہم چہلی فزہ بود بینی نہ کھایا میں نے اس سبب کہ بیرون تھا
۲	استفہام	اکثر سرحد	چہ گفتی کیا کہا تو نے جیستی کی ہے۔ تو چہ ماست کیا حال ہے۔
۳	تعظیم	سرحد	چہ قیامت ست ما ناں کر با شتا نمودی یعنی کیا بڑی قیامت ہے۔
۴	تحقیق	سرحد	چہ با شتم چہ با شدل غم پڑیا بینی پڑ چہ پڑا شتم دل پڑ چہ پڑا شد۔
۵	بمعنی چیز	تصل بلفظ ہرگز شد	مزیت خود ساخت دولت ہر چہ را رو کر فقرہ مشعل شاہ از کہیں دلی گدایاں روشن ست یعنی ہر چیز را رو کر وہ۔
۶		سرحد	چہ با شد میر زندوی فرست۔ یعنی میر ستر باشد۔
د			
علامت مضارع کی اور غائب کی اور ہی غائب کی ہے آخر کلمے کے آتی ہو یا قبل مضارع ہوتا ہے فارسی میں ال فعل اور ذال مجہول فرق ہو اگر قابل اس کے حرف جمع ساکن ہو تو ذال قابل اس کے حرف علت کن یا پھر صحیح متکثر ہو تو ذال جمع ہے			
تعداد	معنی	موقع	مثال
			س
۱	ضمیر غائب	آخر کلمہ	بمعنی مضارع ہوا ہے اس میں الضمیر انما میں ضم قابل اس کا مضارع ہوتا ہے مگر کان بیانی قابل اس کے ہو تو کہ ٹوڑھو جو کش اگر ہو تو کلمے کے بعد ہو تو بعد کے ہر مضارع زیادہ کہ جو یہ خواہش باشد کہی مضارع الیہ ہوتا ہے جیسے انما میں اگر مضارع وہ کلمہ کہ جس کے آخر الف یا و ہو تو بعد الف ضم کا و او کے یا و تخیالی مضارع زیادہ کر کے نشین سے لاکر پڑھتے ہیں جیسے خوش پوش حفاش جفاش اور کبھی یہ تخیالی مضارع نہیں لے لے ہیں جیسے خوش پوش حفاش جفاش

[illegible]

تعداد	معنی	موقع	مثال
			<p>قصید پر لڑھی واسطے مارنے مسکین کے کرنا مذہبی اس کلام سوا کر نکلا کہ سفر کے قصید پر کر نہیں ہوتی تیسری استغفار اجابی یہ ایک بات کا جو چہ ہے نہ افرار یہ نہ لگا جیسے شعر لادہ حسن پر اس کی تہیہ سنگ لاسنگ لاف حالت تہیہ یعنی پوچھتا ہے شاعری لالہ رخ حسن پر سر راں یعنی مشرق کس کلمے تو ایسنگ دل لے سنگ آف ہاں کس کلمے تو۔</p>
۷	بہنے بلکہ	در میان جملہ	<p>اس کاف کے بلکہ پہلے جملے سے دوسرے جملے تہیہ رکھتا ہے جیسے بیت زمین آں گل مارض سخن سر خم دس نہ کہ عند لیلی نہ ہر طرف ہزار اندہ فقط میں ہی اس گل خسار پر غزل خوان نہیں ہیں بلکہ بل تیری عاشق ہر طرف سے ہزاروں ہیں۔ دوسرے مصرعہ کی تہیہ ظاہر ہے۔</p>
	بہنے از	بر سر مچلتے از	<p>ازک احسان خواجہ اولی تہیہ کا احتمال جملے بوابان یعنی از احتمال جملے بوابان یعنی در باناں</p>
۹	برائی تصغیر	آخرا سم	<p>قابل اس کلف کا مفتوح ہوتا ہے جیسے لہ اور بلک اور طفل اور طفلک مرد اور مردک سپر اور سپرک چوں زلو و زلوک۔</p>
۱۰	وزا بد نیز بہنی ہر کہ	بر سر کلمہ از کلمان جملہ	<p>وگر کشور آباد بنید جواب کہ دار دول اہل کشور اب و یہی ہر کہ دل اہل کشور اب و کشور آباد بنید و</p>
۱۱	برائے تائید باندگی ملت	در میان کلام	<p>محبت کے زور کو استخوانم تو نیا گروہ کہ از سائیدن حسد کجا نقصان شود بود از جمع محبت کب جملے اگر چہ استخوان سر ہو جاویں کہ سولے کہ حسد کے گھسنے سے بولا نقصان نہیں ہوتا اس کاف کو پہلے باقی تہیہ ہوئی</p>
۱۲	برائے تشبیہ بہنے چنانکہ	در میان کلام	<p>چناں میخوردگی خام راو کہ رنگی خود مشرباوم راہ ترجمہ لیا کہا جانا ہے۔ سکن رکے زندگی کو جیسے رنگی کھانے مغرباوم کو دوسرے مصرعہ میں تشبیہ ہے۔ پہلے مصرعہ کی۔</p>
۱۳	زاید	در میان کلام	<p>مولانا روم فرمایا کہ چنیں بنامید و کہ حسد این۔</p>

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱۳۶	زائد	در میان دو کلام	جز کہ حیرانی نباشد کار دین یعنی جز حیرانی نباشد کار دین۔
۱۳۷	برگردد یعنی باء	دو کلمہ	جیسے زید آید کہ عمر و یعنی زید آمد یا عمرو۔
م			
۱	مضمر متصل متکلم	آخر کلمہ	زکریا میں کہی قابل ہوتا ہے جیسے کہ یاس نے آدم آیا میں کہی مضمر ہوتا ہے جیسے چہ فراہم کیا فرات ہے تو مہنگا کہی مضام الیہ ہوتا ہے یا بعد مضام کے جیسے غلام غلام میرا قبل مضام کے جیسے قول سعدی شیرازی تو لائے مرداں آن پاک بوم ہونے کا غم غلام غلام در غم ہونے کا غم مضام الیہ ہونا چاہیے خاطر غلام و غم ہونے کا غم کہی مضمر ہونے کا غم مضام الیہ ہونا چاہیے فصل کے ہوتے ہیں بیت بتان و فاد و شمع و پیرت ازین زندگی دل پر شند ہونے دل ازین زندگی پر دانستہ کہی اس میں کو حذف بھی کہتے ہیں بیت تعمیم کر کے کہیم انبان و گل دیم دست شد بوبے۔ یعنی مست شام ہوئے۔
۲	معنی خود	آخر کلمہ	بظلم بخواب یا براں از دمہ ندائم بجز رتانت سر بپیش سر خود جیسے کہ مکران
۳	برائی ہنی	اول صیغہ حاضر	کن ہوا۔ یہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔
۴	و تعین غدر	آخر کلمہ	جیسے رسا و مر سا و باد و باد و کنا و کنا و جیسے کہیم آدم سوم یہ ہم ساکن ہوتا ہے۔ اور قبل اس کا مضوم۔
ن			
۱	برائی نفی	برائی صانع بیشبیل حال	نکرہ و نکرہ بخواب کہہ دیکندہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔
۲	ہنی	بر امر غائب	آید کہ کند باید کہ نہ کردہ شود۔ نون بھی ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔
۳	استفہام	اول کلمہ	استفہام اقراری بیت غلامی سکشتش سر و ست با خود کہ بے نہ کہتم کہ با خود ہونے لغت استفہام استجاری جیسے سے چو چویش طعام نیندی ہونے بخوری یہ نون ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے اگر نون کو علیحدہ لکھیں تو چاہئے کہ مستثنیٰ۔

تعداد	معنی	موقع	مثال
۳	برای استفهام	اول کلمہ	آخر کو زیادہ کریں جیسے نہ اور بھی ملے یعنی یا یہ تھانی سو بدل ہوتی ہے۔ اور فتح نون کے کسری سو جیسے فی کو مقرر جس لئے نہیں کہ اس کا لفظ کی نفس مراد ہو جاتی ہے جیسے زید و زاناست۔ فی فی بسفر رفتہ
۴	مصدر	دو کلمہ بعد یا و فتال	جیسے رفتن اور آمدن یہ نون ساکن ہوتا ہے۔
۵	نبت	آخر قسم	جیسے میں منسوب پریم اور خوش منسوب بخوش منسوب ملحق یہی کہتے ہیں کہ یہ نون مخفف آں کا ہے کہ واسطے نبت کے ہے۔
۶	راہد	آخر کلمہ	جیسے یا اس کا نشان یا زبان سون چوچون ہاں منہ نون منہ طرف ۱۷
بیان واو			
<p>واو اصل دو ہے کہ جزو کلمہ کا اوڑھتہ ہے مثلاً اور طفلی مثلاً کہ پڑھے میں آئے جیسے ان کلموں میں خود خوش و خوش و خواجہ و خود اور طفلی ہے کہ کلمے میں آئے وہی قسم ہے معرّف اور مجهول معرّف جیسے طور اور ظاہر اور جیسے زور اور شوریس وہ واو طفلی کہ جزو کلمہ کا نہ ہو اسکے کئی معنی ہیں۔</p>			
معنی واو			
۱	برای مطلق	در میان مطلق	جیسے آمد زید و عمرو آیا زید اور عمرو اور مطلق کا زید مطلق علیہ آمد و مطلق علیہ عمرو مطلق حال مطلق اور مطلق علیہ کا ایک ہوتا ہے۔
۲	لزم	در میان لازم و لزوم	بیت اگر و تو کم رو کنی و قبول نہ من دست و اماں آل رسول دست آمد و اماں آپس میں لازم و لزوم ہیں۔
۳	استیضا	در بیان مطلقہ ہاکم بجاء و استیضا	بیت من و انکار شراب اس چو حکایت باشد ظاہر اربعہ مقل کفایت باشد در میان من و انکار شراب استیضا و استیضا دوری مقلون بسیار
۴	تصغیر	آخر کلمہ	جیسے پیر و پسر و بیٹے پسر خرد
۵	بجئے مال	در میان و حلقہ	زوم زید را و پدرش استا و و دینی زوم زید را و ہا یک پدرش استا و
۶	زاہد	سر کلمہ	جیسے یک ایک لیکن لیکن

بیان ما

یا اور دو قسم کے ہیں۔ پہلی اہم معنی ملوٹی، دوسری ملوٹی کا ہوا اور پڑنے میں آئے جیسے گرہ اور زرہ میں اور جس میں برقرار برقرار رہتی ہے جیسے گرہ یا اور زرہ یا اور کا تصغیر کے لئے موقوف ہوتی ہے جیسے گرہ دزد کہ اور حفاظت میں موقوف ہوتی ہے جیسے گرہوں زرہ میں ملتی رہے کہ پڑنے میں دلتے جیسے جامر اور غام میں مع حذف ہو جاتی ہے جیسے جامر اور غام اور کان تصغیر کا جو آخر کو لاویں۔ تو وہ کان فارسی سے ہوتی ہے جیسے جاگن کا گنگ اگر لائے ان سے جمع کریں یا یا تم مصدری لگائیں جب بھی کان فارسی سے بدل ہوگی جیسے پایا و کان در دند کان اور آزدگی وافرنگ دہائے ملتی کہ جزو کلمے کا نہ ہو۔ اسے کئی سے ہیں۔

معنی ما

تعداد	معنی	موقع	مثال
۱	براؤ نسبت	آخر اسماء	دنداز مسوب بدندان و شہر مسوب بدست اسطرحے ایک سال مسوب بیک سال یک ماہ مسوب بیک ماہ اسی طرح سے یک روز یک شہر و جیسے
۲	بنے است	آخر اسمی مطلق	آمدہ بنے آمدہ است رفتہ بنے رفتہ است۔
۳	براؤ اظہار فقرہ	آخر کلمہ	جیسے جا آمدہ قائمہ۔ بندہ۔ شکوہ۔
	زائد	"	ریچال۔ پیکار۔ پتھر۔ سیر۔ چار۔ اچار۔ عینا۔ تجارت۔ بگلوں۔ بگلوں۔

یا سے مختصاتی معروف

۱	براؤ اظہار فقرہ	آخر ماضی	جیسے کردی کیا کرے آدمی کرنا تو۔
۲	براؤ نسبت	آخر اسماء	و باد بیماری یعنی باد مسوب بہار و اسب و جو ہندی۔
۳	معنی	آخر اسم فاعل	و بخشدگی وافرنگی یعنی بخشدہ شدن وافرنگ شدن وافرنگ نوازی و
	مصدر	آخر اسم فاعل	و زبردستی یعنی نواختن و غریب و بختن زر۔
۴	براؤ ایانت	آخر اسم فاعل	جیسے شستی یعنی قابل شستن و نواختنی یعنی قابل نواختن
۵	براؤ ایانت	آخر اسم	و شستی یعنی گشت کنندہ کسی یعنی گشتہ و اگر یا تو فاعلیت یا مفعولیت
	فاعلیت		و گریں۔ میزاند۔ شستی مسوب گشت و کسے و کسی مسوب کب

[illegible]

مبدل مبدل	بدل	مشال	معنی	شال	معنی
تای فوقانی	وال	دئاس	دئاس	بت	معروف
"	طایه مهله	سنبه	سنبه	طویلیا	سمر
"	مشله	کیدرت	کیدرت	تنگ	بت
تای مشله	تای فوقانی	علیت	علیت	کیشرا	تای مشتی از گند
جیم تازی	زای تازی	رجه	رزه	چوزه	پچ مرغ
"	زای فارسی	کچ	کوش	لجن	گل یا دینی گاه
"	شین مجمه	کاج	کاش	کاج	بغی مشورت
"	کان فارسی	ایشیج	ایشک	عنصر	
"	تای فوقانی	تاراج	تارات	لوت	
"	شین مجمه	لچ	لحش	کاجی	کاشی
جیم فارسی	زای فارسی	پاژنگ	پاژنگ	چدل	چرب معروف
"	صاه مهله	مین	نام ملک		
"	کا	مجبر	بجبر	فاک	معروف
خام مجمه	مین مجمه	سینج	سینج	تاغ	تاغ
"	تان درکی	حقاق	حقاق		
وال مهله	تای فوقانی	دراج	دراج	کدخدا	صاحب خانه
	وال مجمه	آود	آود		
وال مجمه	وال مهله	استاد	استاد	نبید	شراب
زای مهله	لال	رغ	رغ	خیال	گلرپی
	جیم فارسی	پزشک	پیشک		
	جیم تازی	پوزش	پوزش	آویر	آویر
زای مجمه	مین مجمه	گریز	گریز	آویر	آویر

میدل من	بدل	مثال	منه	مثال	منه
زای مجہد	سین مجہد	آبار	آپاس	نام غلام محمود	آنگز
۱	آماس	آماہ	درم	خروس	خرہ
ساد مہملہ	شت	شت	ساحہ	سد	صد
	جیم فارسی	خروس	خروج	مرغا	
سین مہملہ	جیم تازی	ریواس	ریوارج	نام میوہ ترش مرہ	
شین مجہد	پاپوش	پاپوش	چوتا	فرستہ	فرشتہ
شین مجہد	شار	سار	مار بزرگ	شارک	سارک
شین مجہد	جیم فارسی	پاشان	پاشندہ		
	جیم تازی	کاش	کاش	بے کاشکے درخت صنوبر	
ساد مہملہ	سین مہملہ	صماخ	سماخ	پر دو گوش	نقص
شین مجہد	کان فارسی	نام	رگام	معروف	غلیو از
	فان دنگی	چناخ	چناخ	دئے فاشیہ پین اسپ	ایاخ
قاف	کان تازی	تریاق	تریاک	نام دوا	ترقیدن
	کان فارسی	خانقاہ	خانگاہ	عبادت خانہ	
فا	عین مجہد	غالیچہ	غالیچہ	نئی از فرش مٹون	تلندر
	داؤ	نام	دام	رنگ	فرج
	خانہ مجہد	شاماک	شاماخ	سینہ بند زان و غلہ معروت	شاما کچہ
کان تازی	عین مجہد	خلولہ	خلولہ	خلیلہ	غلیو از
	عین مجہد	پر کالہ	پر غالہ	پارہ ہر چیز	کرکا گاؤ
کان فارسی	جیم	رگام	لجام	معروف	گیلان
لام	دال مہملہ	اونگ	اونگ	تحت	آنگ
	زلی مہملہ	زرو	زرو	جونک	پر کالہ

مبدل منہ	مبدل	مثال	معنی	مثال	معنی
میم	لزن	کیم	بجین	پاکھر گھوڑا کی	بام
نون	لام	یلوفر	پیلوفر	پیلانا نام کی بھٹی	چندل
	باکو موٹا	لوشٹہ	بنشٹہ	معروف	
	باکو فارسی	دام	پام	رنگ	
واؤ	فا	یاوہ	یافہ	گم شدہ و پیوستہ	
	حاگو حطی	بیز	حیز	نامرو	
با	جیم	ماہ	ماج	معروف	ناگاہ
	بہتر و اچھا	خاند	خاندین	معروف	خامہ
بکائی جی	سمنغر	حجم درختی	خامگ	معروف	دولاند دیوانگی
جمع و تحق	داگریری	پوسٹ	جوسٹ	نام پینمبر	یونس
					جونسٹ
پوشیدہ کہ سحر ہے جس جس مقام میں استادوں نے ان حروف کو بدلائے انہیں مقابل میں بدلنا درست ہے۔ اس قیاس پر ہر ایک جگہ بدلنا درست نہیں ہے۔					
فصل در معنی حروف مرکب کہ درین حروف مرکب مکرور					
تعداد حرفین	معنی	مثال	تعداد حرف	معنی	مثال
۱	از	از بصر حاضر میں نے از	۴	ازاید	از پرتو بینی برائے خدا
۲	زمان	ابتدائے صبح	۱	در	وہر من و پئے تو
۳	برائے ابتدائے	انفاد تہا از در غم یعنی از ابتدائے			دکتاب مال و کیسہ دارم و نظر
	مکان	و رقم انفاد اوست استہا تا باز آ			منظروف اندو کیسہ و
	معنی بعضی	گر رقم از در غم یعنی رقم بعضی			کتاب ہر دو طرف اند
	در حکم اسم	از یعنی بعضی مضاف در حکم صفت			در افکندہ در ساز
		ابہ دونوں کے معمول ہیں کہ	۲		زاید برافعال
		از برائے خدا از بہر من	۳		پدر یا سنے پدریا

تعداد	حرف	معنی	مثال	تعداد	حرف	معنی	مثال
۱	بر	معنی بالا	بر بارم رقم و بر تو دومی دارم	۳	بے	بے تشبیه	رویت چوں ماه
۲	زاید	زاید بر فعل	بر انداخت بر انگن	۱	چ	برائی شرط	چو با آمدی ماجرا در گشت
۳	زاید	زاید بر سیکر		۲	تشبیه	چو گلبن نخبه چو بن گویی	
۱	با	با معنی باشد	پسر یعنی بر سپر	۱	لی	برائی سیکر	بے عقل و بے خرد
۲	نشان	نشان معنول	نم زید را زید معنول نشان معنول	۱	صفت	صفت باشد	بے نظر عقل و غیر صفت
۲	نشان	نشان	زید را غلام یعنی غلام زید	۱	تا	نفسی صفت کند	تا حاصل و تا خردمند
۳	معنی	معنی	زید صفت اشان معنول	۱	نه	نه نفی	نه مرا یار نه مددگارست
۴	معنی	معنی	خدا را نه بجای نه بر نه خدا	۱	هرگز	و تاکید	هرگز مهاد
۵	چرا	چرا یعنی بے چه		۱	اگر	اگر شرط	اگر نشینی در بنیسی
۶	گاهی	گاهی معنی از	قضا را یعنی از قضا	۱	در	جائے تست	
۱	با	بے معیت	آمدم بازید یعنی	۱	مگر	برائی استعنا	همد یار را آمد مگر زید
۲	معنی	معنی	همراه زید	۲	معنی	معنی شاید	بیهوده میگوئی مگر دیوانه
۱	تا	برائی ابتدا	تا عشق آمد عقل رفت	۱	برائے	برائے ندا	ای دوست اگر جان
۲	برائے	برائے انتها	یعنی از ابتدا تا آخر عشق	۱	همی	همی تکرار	همی جاں بترخشم
۳	معنی	معنی	از صبح تا شام	۱	همی	همی تکرار	میکرد همی کرد
۴	معنی	معنی	یعنی انتها تا شام	۱	همی	همی تکرار	همی تکرار
۵	معنی	معنی	تا جہاں باشد تو باشی	۱	همی	همی تکرار	زید آمد هم بکر خالد نیز
۶	معنی	معنی	بیان تا آخر مدت کنم	۱	همی	همی تکرار	کاش بیانی
۷	معنی	معنی	زینهار	۱	همی	همی تکرار	کاش که عدو میرد
۸	معنی	معنی	یعنی زینهار نشود	۱	همی	همی تکرار	ایکے هست که جو انوردی کند
۹	چوں	چوں بے شرط	چوں پیر شدی حافظ زیکه پیر	۱	همی	همی تکرار	زید آمد یا عمره زید
۱۰	معنی	معنی	نداند و معنی	۱	همی	همی تکرار	از استحقاق بود شسته است یار رفت

تعداد حروف	سنے	مثال	تعداد حروف	منے	مثال
۱	لیکن برائے اندک	جیسے زید سے است لیکن	۱	ایک دہم کہنے والا	زید شہید سے کہنے والا
	یعنی واسطے	عمر زید اور عمر کا		ایک اگر پہلی بات	دہم ہوا کہ عمر وہی پٹھا ہوگا دہم دہم
	لیکن جو کہ اس	نشست میں اتفاق ہوتا تھا		سے پیدا ہوئے	دور کہ لو کہ لیکن عمر و زید
<p>پوشیدہ نہ ہے کہ جس اسم پر بعض حرف ان حروف میں سے آتا ہے۔ اگر وہ اسم مفرد ہو یعنی اکیس اسم و لگاؤ نہیں لکھتا تو اس اسم کے آخر اور لگاؤ نہ لکھا جاتا ہے جن لگاؤ تمام ہو اس جگہ ہندی ترجمے میں ایک کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے لکھ دیا ہے چنانچہ اس جدول میں پہلے ہر سطر کے وہ حرف آندا ہے بعد ہندی ہوا کہ کلمہ ہندی کا واسطے اس حرف کے منقول ہے۔ بعد اس کے مثال اسم مفرد کی اور کسی اسم سے لگاؤ نہ لکھتا ہوا اور بعد اس کے مثال اسم مرکب کی کہ کسی اسم سے لگاؤ نہ لکھتا ہوا اور ان مثالوں کا ترجمہ ہندی سے ہر ایک مثال کے نیچے لکھا ہے ہندی دیا کر کے لکھا گیا ہے۔</p>					
حرف	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب ایک اضافت	مثال اسم مرکب اضافت		
از	از خانہ	از خانہ زید	از خانہ برادر زید	از	از خانہ برادر زید
گھر سے	گھر سے	گھر زید کے سے	گھر بھائی زید کے سے	گھر سے	گھر بھائی زید کے سے
برائے	برائے خدا	برائے بندگان خدا	برائے خاطر بندگان خدا	برائے	برائے خاطر بندگان خدا
واسطے	واسطے خدا کے	واسطے بندوں خدا کے	واسطے خاطر بندوں خدا کے	واسطے	واسطے خاطر بندوں خدا کے
ب	بجدا	ببندگان خدا	بمخاطر بندگان خدا	ب	بمخاطر بندگان خدا
چوں	چوں خدا کے	چوں بندوں خدا کے	چوں خاطر بندوں خدا کے	چوں	چوں خاطر بندوں خدا کے
چوں	چوں ماہ	چوں نودا	چوں نور باد آسمان	چوں	چوں نور باد آسمان
مانند	مانند چاند کے	مانند نود چاند کے	مانند نور آسمان چاند کے	مانند	مانند نور آسمان چاند کے
جز	جز زید	جز غلام زید	جز برادر غلام زید	جز	جز برادر غلام زید
سوا	سوا زید کے	سوا غلام زید کے	سوا بھائی غلام زید کے	سوا	سوا بھائی غلام زید کے
دو	دو خانہ	دو خانہ دوست	دو خانہ برادر دوست	دو	دو خانہ برادر دوست
گھر میں	گھر میں	گھر کے گھر میں	گھر کے بھائی کے گھر میں	گھر میں	گھر کے بھائی کے گھر میں
یہ	یہ گھر کے	یہ گھر دوست کے	یہ گھر بھائی دوست کے	یہ	یہ گھر بھائی دوست کے

حرف	کلمہ	مثال اسم مفرد	مثال اسم مرکب بیک اضافت	مثال اسم مرکب بدو اضافت
بر	بر تخت	بر تخت	بر تخت شاہ	بر تخت شاہ ہند
آو پر	آو پر	تخت پر	بادشاہ کے تخت پر	ہند کے بادشاہ کے تخت پر
کے	کے	آو پر تخت کے	آو پر تخت بادشاہ کے	آو پر تخت بادشاہ ہند کے
با	با	بازید	با بر اور زید	با غلام برادر زید
ساتھ	ساتھ	ساتھ زید کے	ساتھ بھائی زید کے	ساتھ غلام بھائی زید کے
بے	بے	بے اختیار	بے یاد پروردگار	بے یاد پروردگار عالم
بغیر	بغیر	بغیر اختیار کے	بغیر یاد پروردگار کے	بغیر یاد پروردگار عالم کے
حرف و مثال کلمات کہ ہر حرف پر اپنے خاص معنی ہوتے ہیں مثلاً				
ب	ب	بگفت و بگوید و بگو	یغنی	گفت و گوید و گو
مر	مر	مرغ خدا	"	مرغ خدا
در	در	در ساخت	"	ساخت
بر	بر	بر جمید	"	جمید
فر	فر	فر رفت	"	رفت
نور	نور	نور خواند	"	خواند
وا	وا	والذازلد	"	گذازلد
خدا	خدا	من خود چہ کسم	"	من چہ کسم
ہی	ہی	ہی رفتی	"	رفتی
از	از	گفتار دیدار	"	گفت و دید
بن	بن	نخستین و کترین	"	نخت و کتر
ان	ان	افغان خوب از غبار خط چہ زبان	"	خوب تر از غبار خط چہ زبان
سند	سند	مستند و آبرو مند	"	خداوند مست و خداوند آبرو
کار	کار	ستگار و گنہگار	"	خداوند ستھم و خداوند گناہ
در	در	تا جہد ہر در و در بخورد و مزہ در	"	خداوند تاج و خداوند سہر و خداوند کج و خداوند مزہ

کلمات تکرارے زمین کلام آرد و در معنی غلام آرد

کلمات تکرارے خداوند

کلمات معنی فاعلیت	گر	شیشگر	و کاسه گر	بینه	سازنده شیشه	وسازنده کاسه
	ان	خندان	و گریان	•	خنده کننده	و گریه کننده
	ار	خردار	و فردخار	•	خرد کننده	و فروخت کننده
کلمات معنی مفعول	لارخ	سنگلارخ	و یولارخ	•	بیارشنگ	بیار دیو
	وس	خوردوس	بدال مبلدوسین مبله	•	مانند خود	
	ویس	خوردیس	بدال مبلدویسین مبله	•	مانند خود	
	وان	پلوان		•	مانند پل	یعنی میند کعبه کی
	ون	پیلون	استرون	•	مانند پیل	مانند استر
	وند	پللاوند	و خداوند	•	مانند پللا	و مانند خدا
	اوند	خودیشاوند		•	مانند خویشا	
	بیشیش	بیشیش	شاهش	•	مانند شیر	مانند شاه
	آسا	شیر آسا	رستم آسا	•	مانند شیر	مانند مرد
	وار	بزرگوار	بنده وار	•	مانند بزرگ	مانند بنده
	سان	شیرسان	فرشته سان	•	مانند شیر	مانند فرشته
	سار	خاکسار	سبکسار	•	مانند خاک	مانند چیز سبک
	سار	شاخسار	و نمک سار	•	بیار شاخ	بیار نمک
	بار	دریابار	رودبار	•	بیار دریا	و بیار رود
	زار	گلزار	لاله زار	•	بیار گل	بیار لاله
کلمات معنی بیاعتبار	تشان	گلستان	بستان	•	ادب	بستان
	دار	شاهدار	گوشتدار	•	لایق شاه	و لایق گوشت
	اند	شاهانه	مردانه	•	لایق شاه	و لایق مرد
	گان	شاهان	مردان	•	لایق شاه	و لایق مرد
کلمات معنی بیاعتبار	بان	دربان	قیلبان	•	نگهبان	در

کلمات	فارسی	عربی	پارسی	فارسی	عربی	فارسی	عربی
کلمات	دار	پرده دار	دار	پارچه دار	دار	پارچه دار	دار
	وان	پهلوان	وان	پهلوان	وان	پهلوان	وان
	ناک	غناک	ناک	غناک	ناک	غناک	ناک
	گین	اندو گین	گین	اندو گین	گین	اندو گین	گین
	ک عربی	مردک	ک عربی	مردک	ک عربی	مردک	ک عربی
کلمات	چپ	پانچ	چپ	پانچ	چپ	پانچ	چپ
	وار	پسرو	وار	پسرو	وار	پسرو	وار
	یامروز	کابلی قریشی هندی	یامروز	کابلی قریشی هندی	یامروز	کابلی قریشی هندی	یامروز
	مین	زیرین سیمین نگارین	مین	زیرین سیمین نگارین	مین	زیرین سیمین نگارین	مین
	اک	یک سار یک ماه یک روزه	اک	یک سار یک ماه یک روزه	اک	یک سار یک ماه یک روزه	اک
کلمات	ان	ایران توران	ان	ایران توران	ان	ایران توران	ان
	ان	سالان مایان رودان	ان	سالان مایان رودان	ان	سالان مایان رودان	ان
	ن	ریمین جوشن	ن	ریمین جوشن	ن	ریمین جوشن	ن
	وید	راهویه سیویه	وید	راهویه سیویه	وید	راهویه سیویه	وید
	رام	سبز دام زرد دام	رام	سبز دام زرد دام	رام	سبز دام زرد دام	رام
کلمات	فام	سرخ فام سفید فام	فام	سرخ فام سفید فام	فام	سرخ فام سفید فام	فام
	بام	سبز بام سرخ بام	بام	سبز بام سرخ بام	بام	سبز بام سرخ بام	بام
	گون	زرد گون گلگون	گون	زرد گون گلگون	گون	زرد گون گلگون	گون
	گون	گلگون سیگون	گون	گلگون سیگون	گون	گلگون سیگون	گون
	چره	سیاه چره مختص بلفظ سیاه	چره	سیاه چره مختص بلفظ سیاه	چره	سیاه چره مختص بلفظ سیاه	چره
کلمات	چره	چره	چره	چره	چره	چره	چره
	چره	چره	چره	چره	چره	چره	چره
	چره	چره	چره	چره	چره	چره	چره
	چره	چره	چره	چره	چره	چره	چره
	چره	چره	چره	چره	چره	چره	چره

کلمات مصدری	کلمات مشترک	کلمات خاص	کلمات مرکب
یاسعد	کام بخش	یسن	و شرمندہ بکاف فارسی بدل شد
ار	گفتار	رفقار	گفتن
ش	آمزش	بخشش	آمزشیدن
دان	تلمدان	تلمکان	جانے تلمداشتن
وند	آوند دراصل آبلون	جانے آب داشتن	
خوب	خوب دودیدم	بہت دودڑا میں	
نیک	نیک نگریستم	غور کر کے دیکھا میں نے	
لبیبار	لبیبار ہستم	بہت دھونڈا میں نے	
ہمہ	ہمہ یاراں رفتند	سب یار گئے	
جملہ	جملہ سپاہ فراہم آمد	سب سپاہ جمع آئی۔	
بسا	بسا شکر لڑی مغرور اں	بہت بھگڑ والے اور بہت غرور والے	
بے	دیدم کہ آفر خاک شدند	دیکھ میں نے کہ آفر خاک ہوئے۔	
آرمی	آرمی پیمناں ست	ہاں ایسا ہی ہے۔	
بے	بے پیمناں شنیدہ ام	ہاں ایسا ہی سنہے۔ میں نے	
لیک	لیک چرمی فرمایند	حاضر ہوں میں کیا فرماتے ہو	

خاتمہ مشتمل بر چند فوائد قواعد فارسی کہ داستان آل ضرورت

فائدہ بیان امالا مال کیا ہے۔ الف کی جگہ یا ئے مجھول پڑھنا جیسے حساب و حساب کا اب ترکیب اعمیاد اور جیسے بات بات کرتے تھے علی ہذا القیاس۔ فائدہ جس کلمے کے اور الف ہوس کلمے پر یا مودہ ذائد یا نون نہیں یا ہم نہیں آئے وہ الف یا ئے تثنائی سے بدل ہوئے جیسے افکنہ یفکنہ یفکنہ انکن یفکنہ یفکنہ کسی اس یا ئے تثنائی کو حذف بھی کرتے ہیں جیسے یفکنہ یفکنہ فائدہ دیکھ جو آپس میں ترکیب ہاویں پہلے کلمے کے آخر کا حرف اور دوسرے کلمے کا پہلا حرف ایکٹس سے ہر پہلے کلمے کے آخر کے حرف کو حذف کرتے ہیں نیم س تین اور بیہ دیو کو سپید اور گردہ بن کو گردہ بن کہتے ہیں پہلے حرف کو دوسرے حرف میں اوقاف کرتے ہیں جیسے

یہ فائدہ بیان امالا مال کیا ہے

شکر اہل میں شب پر تھا۔ فائیدہ حرف شد فارسی میں اصلاح نہیں آیا۔ لفظ فرغ اور خرم شاہ و نادر میں
 فائیدہ۔ وہ تائے فوقانی کہ عربی میں جسکی صحت گردیکتے ہیں بوجہ ہم خط فارسی کے دراز لکھنا چاہیے۔ جیسے
 نعمت رحمت شجاعت اور جہاں کیس البتاس جمع کا ہو گردیکتے ہیں جیسے صلوٰۃ و زکوٰۃ میں فیکتہ
 عربی میں لفظ انشاء اللہ لعلے کا ان جدا اور شاد جدا لکھتے ہیں۔ فارسی میں ملا کے لکھنا چاہیے۔ فائیس لے انشاء اللہ
 کو ایک کلمہ جانتے ہیں۔ فائیک نون اور بائی وحدہ جو کسی کلمے میں باہم متصل ہوں اور دونوں کو میم شد یا میم مختلف بین
 درست ہے جیسے غنیم و بیل اور وعل سبب ہم فائیک لفظ اور وعل لفظ نے واسطہ انسان کے مقرر ہو جہاں لفظ وعل لفظ
 بہا لفظ دیکھنے کو طرف غیر انسان کے بھی راجع کرنا انکا درست ہے۔ اور یہ نظم میں پیش ہے۔ فائیک تائے وحدہ زائد اور ان
 اگر کسی کلمے میں جمع ہوں بلے وحدہ کو نون کے اوپر تھم کرنا چاہیے۔ کہ کہ حرف فائیدہ در میان میں لانا نہیں جیسے
 بشکافہ اور بناید فائیک جیسے عربی میں دو کلمے باہم آتے ہیں علیحدہ ہوں تو جیسے نہیں جیسے سن میں یعنی حیلر ہی
 طرح فارسی میں بھی نہیں جیسے ہار و ماہ بکوٹاں و مال کہتے ہیں یعنی پریشان لیکن عربی میں بغیر حلف کے پڑھتے ہیں
 اور فارسی میں ساتھ و او عطف کے فائیک نون جو حرف مد کے بدلتے ہوئے پڑھنا چاہیے فارسی میں اس نون کا
 ظاہر پڑھنا درست نہیں۔ مگر جبکہ اس پر کسرہ اضافی یا توصیفی آوے حرف مدہ العنہ ہے۔ اور وہ و او کہ جب کمال
 منضم ہو اور وہ دیکھتے تھائی کہ جسکا ماقبل کسور ہر جیسے جان اور حزن اور دین میں مثال اضافت کی جہاں من حزن
 تو دین حق فائیک صیغہ ماضی اور صیغہ امر یعنی مصدر بھی آتے ہیں مع گفت عالم گوش جاں بشنو یعنی گفتن عالم جیسے
 مع سوز دل پر واند لگس راند بندہ یعنی سوزن دل پر واند گفت صیغہ ماضی ہے یعنی مصدر اور سوزا امر ہے یعنی مصدر
 فائیک صیغہ امر کا جو کسی اسم سے مرکب کے بعد اس اسم کے واقع ہو تو وہ امر اکثر معنی اسم فاعل کے پیدا کرتا ہے اور کبھی
 میں مضاف ہوتا ہے۔ اس اسم کا اور وہ اسم اس کا مضاف الیہ ہوتا ہے جیسے غریب پر و اور بندہ نوار پر و اور نوار
 جیسے امر کے ہیں یعنی اسم فاعل یعنی پر و بندہ غریب نوار بندہ اور کبھی ہ امر معنی اسم مفعول کے پیدا کرتا ہے جیسے
 دست پر و یعنی پر و وہ دست اور جیسے خدا بخش خدا ہندوستان زائی یعنی زائد ہندوستان۔ فائیک
 کبھی ماضی کہی اسم سے مرکب ہو کہ معنی اسم مفعول کے بچتا ہے جیسے فائدہ زادی یعنی زادہ فائدہ اور جیسے ال ہندو یعنی
 ہندوہ دل فائیک دو حرف قرینہ جہاں پہلے حرف کو دوسرے حرف سے بدل کے دونوں کو آپس میں نام
 کرتے ہیں جیسے بد و تشدید تائے فوقانی کہی پہلے حرف کو حذف کرتے ہیں جیسے بتزیزید بتدائے فوقانی
 اور جیسے نوز کہ اصل میں نوز تر تھا اور جیسے آوند کہ اصل میں آبن تھا اور جیسے فروز کہ اصل میں فروز تھا اور جیسے

اہل میں یک گان تھا مانند دو گان سر گان کے یک کے آخر سے کاف تازی مذکر کیا۔ فائیل عربی تہی بعض کلمات کے اختلاف مدد دے یعنی وہ الف جس کے بعد ہمزہ ہے جیسے علماء فضلہ فارسی میں ہمزہ نہ لکھا جائیے لیکن اضافت میں ہمزہ کہجکہ یا سے تختانی لکھیں جیسے علمائے عصفیہ لائے وہر فائیل لفظ کس انسان کی واسطے مقرر ہے اور واسطے غیر انسان کے لفظ حیر اور پچیسے بیت سعدی جو صوم کی بلیت بناید تین اندہیز کس دل کردل برآشتن کا ریسٹ مکمل فائیل جس کلمے کے اختلاف یا فائیل تختانی ہو اور یا سے تختانی نسبت کی اسکے آخر کا دیں تو اس الف کو اور ہا کو اور یا سے تختانی کو وادے ہائیں جیسے عطفیہ اصطلاحی بنا لے انا لوی دلی وادی فائیل بعض کلمات میں واسطے تخفیف کے اختصار کرتے ہیں جیسے نو خضر سنو زکا اند کو زخمت گوزن کا اور بندا مختصر ہے باغ واد کا کہ نو شیر واد نے وادیاں واسطے حکمہ واد کے ایک باغ بنایا تھا۔ آٹھویں روزہ طالع پچو کہ واد کیا کرتا تھا۔ فائیل بعض مصدر لازم اور مشدقہ دونوں ہیں جیسے سوختن جلانا افر وخن روشن ہونا روشن کرنا افر وخن سلکنا رکھنا یا پختن پکنا نا شکستن ڈھنسا توڑنا۔ فائیل جس کلمے کے سر پہ ہمزہ ہو یعنی الف متحرک ہو و الف ذریعہ کلام میں ساقل بھی ہوتا ہے یعنی پڑھنے میں نہیں آتا۔ اور اسکی حرکت ماقبل کو دیتے ہیں مگر اکثر وہ لکھتے ہیں آئے اور بعض الفاظ میں لکھتے ہیں ای نہیں آتا جیسے ع اوست اقرب من از دورم حیث ان کے الف کی حرکت ماقبل کو دی پڑھنے سے ملاحظہ کیا اور لکھتے ہیں کہو۔ اور او کے الف کا حراز کی نسبت کو دیا اور اس الف کو پڑھنے اور لکھنے سے دونوں سے مستطاب کیا۔ اور اسے نہ پڑھا گیا۔ فائیل بعض کلمات کہ آفران کے الف ہے۔ بعد الف کے یا سے تختانی کا لکھنا یا پختن درست ہے جیسے خداوند سے یا رسا یا رسائے کیشا بکشتہ یعنی اہل ہزارے

الفاظ مؤلف نگار کی یہ ہے

کہ ہر ایک زبان کی صرف اور نحو کے قواعد پیش ہیں۔ سب کا بیان کرنا مشکل اور بکثرت پڑھنے والے کو ملال چند قواعد سے ضروری اس مختصر میں درج کئے جو ان کو ضبط کر لیا۔ باقی قاعدے اور کتبوں میں سے آپ نکال لیگا۔ اس واسطے زیادہ طول نہیں دیا اس نظر یہ تمام کیا نظر ہزار شکر ہو مصدر فیوض تمام خدا کرے کہ یہ ہو مصدر فیوض نام یہ میں نے جمع کیا ہے کہ پایہ رتبہ جہاں میں نہ ہوں میری یادگار رہے جو فارسی میں ضروری تھا سو بتایا کہ کمال طبع نہ ہو بسنے نہ لال ویا مجھے کہ صوم سے ہر گز کہے نہ میدان جہاں کہیں کہ خطا ہو اسے کریں اصلاح اگر عیب نہ ہو وہ ہیں سرچشمہ کریں جہاں دشمن ز مجھ کو یا اعلیٰ اس میں جو فائیل شایان چہ بھی نہیں کہو یعنی اس مقدمہ میں واقعہ الامجاد

یہ تمام قواعد و الفاظ

خاتمہ الطبع

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ والسلام علی
 سید المرسلین محمد وآلہ التیقین و اصحابہ التورعین الیوم
 الدین۔ اما بعد یہ رسالہ فیض مقالہ نافع خاص و عام "مصدر فیوض"
 تیار کی نام جو قواعد ضروریہ صرف نحو فارسی اور فوائد عجیبہ پر
 مشتمل ہے۔ ہم نے نہایت اعلیٰ اہتمام سے چھپوا کر ہدیہ ناظرین
 کیا ہے۔ علاوہ ازیں ہمارے کتب خانہ میں ہر ایک قسم کی کتب
 عربی فارسی گورکھی شاستری۔ انگریزی خاص رعایت و کفایت
 سے مل سکتی ہیں۔ شائقین باہمکین ضرور فائدہ اٹھادیں۔
 سنہ ۱۳۰۵ھ
 شیخ برکت علی اینڈ سنز جبران بازار کشمیری لاہور

ہمارے کتب خانہ کی جدید ترین مطبوعات

کتب مصنفہ مولوی نذیر احمد صاحب کتابت النبی فاضل

خاتم النبیین سوانح مبارک حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم
 اس کتاب میں حضرت رسول خدا کی پاک زندگی کے حالات درج ہیں گویا سمندر کوئے
 میں بند ہے قیمت صرف ۱۲
 اسناد النسخ سوانح حضرت علی ابن ابیطالب اس کتاب میں حضرت
 علی شہید اکبر کربلا کی پاک زندگی کے حالات درج ہیں لکھائی
 چمکانی کاغذ نہایت اعلیٰ لکھا گیا ہے قیمت صرف ۱۲
 تصنیف الشیخ النجفی حضرت خلد بن ابی سیدہ لاہ اس کتاب میں
 کتاب حضرت خلد بن ابی سیدہ کی شجاعت اور بہادری کے کائناتوں
 کا سچا فوٹو کھینچا گیا ہے قیمت صرف ۱۲
 خیرۃ الفاروق الشیخ النجفی حضرت عمر فاروق خلیفہ ثانی
 اس کتاب میں اسلام کے علمبردار دوم کی زندگی کے حالات
 نہایت صحت اور صفائی کے ساتھ لکھے گئے ہیں قیمت ۸
 الصدوق الشیخ النجفی حضرت ابوبکر صدیق اس کتاب میں
 ابوبکر صدیق علمبردار اسلام اول کی زندگی کے حالات پیشکش
 کے ساتھ نہایت صحت و صفائی سے درج ہیں قیمت ۶
 ذوالنورین الشیخ النجفی حضرت عثمان بن عفان خلیفہ ثالث
 حضرت ذوالنورین بنی اسلام کے علمبردار کی زندگی کے حالات درج ہیں
 فیض اللغات فارسی جلد تمام پیر کی ولایتی طرز پر قیمت ۱۲
 مخزن المفردات خواص لاہ اس میں تمام یونانی اردو
 کے خواص اور نہایت درج ہے قیمت صرف ۱۲
 برکات کلنگش شیخ معین الدین مصنفہ سید محمد حسین
 ترمذی آنر بلی کے نامی کل عمدہ صفحہ ۲۰۸ قیمت ۱۲
 الف لیلا ہزار داستان میں پرائے بادشاہوں کے
 قصے اور کہانیاں درج ہیں قیمت ۱۲
 تعویذی معکشی قرآن شریف تہ ایک ایک
 لیا یون انج جوڑا وزن صرف پانچ چھ ماہ ہدیہ عمر
 تذکرۃ اولیا اردو اس میں تمام اولیا کرام
 کے حالات درج ہیں قیمت صرف ۱۲
 داستان میر حمزہ ۱۲

قصص انبیاء و کلاں		دوسرے تعلیم اسلام		بہشتی پورل کا مع کوہر	
۱۰	قاعدہ اسلام	۱۳	تفسیر اسلام	۶	چھٹی اسلام
۱۱	پہلی اسلام	۱۴	چوتھی	۷	ساتویں
۱۲	دوسری	۱۵	پانچویں	۸	آٹھویں

ملنے کا یہ شیخ برکت علی ایڈیٹر تاجران کتب شمیری بازار لاہور

ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY

Abstract

1. The book must be returned on the date stamped above.
2. A fine of Rs. 1-00 per volume per day shall be charged for text -books and 50 paise per volume per day for general books kept over-due.

